الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ و علی الک و اصحابک یا حبیب اللہ
الصلوۃ و السلام علیک یا نبی اللہ ﷺ و علی الک و اصحابک یا نور اللہ ﷺ

غفلت اڑا کر فکرِ آخرت پیدا کرنے والے واقعات کا مجموعہ

اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟

(حصہ دوم)

یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے کیونکہ اس کتاب میں ان واقعات کو جمع کیا گیا ہے جن میں خواب دیکھنے والا مرنے والے سے مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ کے ذریعہ سوال کرکے مرنے کے بعد پیش آنے والے معاملات دریافت کرتا ہے۔

مؤلف

محمد شفیق عطاری المدنی فتحپوری

نام کتاب : ما فعل اللہ بک ؟(حصہ دوم)

مؤلف : مولانا محمد شفیق خان عطاری المدنی فتحپوری

تصحیح : مولانا محمد شاہد عطاری مصباحی

نظرِ ثانی : کیف برکاتی، بلال نظامی، عبد السبحان عطاری، اسلام عطاری،

فاروق عطاری، عرفان عطاری، شاکر عطاری، زاہد عطاری،

جابر عطاری، یاسر عطاری، وسیم عطاری فیضان رضا عطاری،

ابو وقاص عطاری، اطہر عطاری

طبع اوّل : ۱۴۳۹ھ / 2018ء

ناشر : مکتبۃ السُنہ

پتہ: (نزد فیضانِ مدینہ، تاج نگری فیس ۲ تاج گنج آگرہ یوپی الہند

Pin code: 282001

Mb: 7251028540

Mb: 8808693818

تقریظ جلیل

مولانا شانِ الٰہی عطاری المدنی ناظم جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ

الحمدللہ عزوجل ناچیز نے اس کتاب کے چیدہ چیدہ واقعات پر نظر ڈالی ہے، مطالعہ سے ظاہر ہوا کہ یہ کتاب اصلاحِ معاشرہ وفکرِ آخرت کے معاملے میں عوام وخواص مرد ہو یا عورت سب کے لئے مفید ہو گی۔

صاحبِ کتاب کی کاوشوں کا ثمرہ ہے جس سے اس پر فتن دور میں اس کتاب کی تالیف عمل میں آئی یقیناً ایسا نیک کام ربِّ ذوالمنن اپنے پسندیدہ بندوں سے ہی لیتا ہے۔

دعاء ہے کہ مؤلف کو خداوندِ قدوس اپنے بے بہا خزانے سے نعمتِ علم عطا فرمائے اور اسی طرح خدمتِ خلق کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے نیز اللہ العلیم ان کی تحریر و تقریر، علم و عمل میں مزید بہتری عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

دعاء گو: ابوریان شانِ الٰہی المدنی

۷ جمادی الاولی ۱۴۳۹ھ بمطابق ۲۳ جنوری ۲۰۱۸ء

درود شریف کی فضیلت

عَنْ رُوَيْفِعِ بن ثَابِتٍ ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ، قَالَ : مَنْ قَالَ : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفَعْتُ لَهُ . حضرت رویفع بن ثابت سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے یہ کہا: ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ'' اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔ (مُعجم کبیر ج ۵ ص ۲۵ حدیث ۴۴۸۰)

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرتِ محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر رحمت نازِل فرما اور انہیں قیامت کے روز اپنی بارگاہ میں مُقَرَّب مَقام عطا فرما۔

بندے کی توبہ پر شیطان کی بدحواسی

رسولِ خدا، حبیب کبریا، احمد مجتبیٰ عزوجل و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ ''جب بندہ چالیس برس کی عمر کو پہنچ جائے اور اس کی بھلائی اس کے شر پر غالب نہ آئے تو شیطان اس کی پیشانی چوم کر کہتا ہے کہ '' میں اس چہرے پہ قربان جو کبھی فلاح نہیں پائے گا۔'' پھر اگر اللہ عزوجل اس بندے پر احسان فرمائے اور وہ شخص اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرلے اور اللہ عزوجل اسے گمراہی سے بچالے اور جہالت کی تاریکیوں سے نکال دے۔'' تو شیطان ملعون کہتا ہے:'' ہائے افسوس! اس نے میری آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے لئے ساری عمر گمراہی میں گزاری پھر اللہ عزوجل نے اس کی توبہ کی وجہ سے اسے جہالت کے اندھیروں سے نکال دیا۔'' (بحر الدموع ص ۱۲۷)

واقعہ (۱۶)

امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخش دیا گیا:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کے بعد بغداد کے کسی بزرگ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ اے امام! "مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ خدا عزوجل کا کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا کہ " الحمدللہ" میری مغفرت ہوگئی۔ بزرگ نے کہا کہ غالباً آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی علمی و دینی خدمتوں کی بنا پر مغفرت ہوئی ہوگی؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا کہ نہیں مجھے تو ارحم الراحمین نے صرف اتنی بات پر بخش دیا ہے کہ میرے مخالفین میرے بارے میں ایسی افواہیں اور تہمتیں پھیلایا کرتے تھے جو مجھ میں نہیں تھیں اور میں ہمیشہ ان کی ایذاؤں پر صبر کیا کرتا تھا۔

اولیاء رجال الحدیث ص ۳۰) الطبقات الکبریٰ للشعرانی، ج ۱، ص ۷۷ آئینہ عبرت ص ۸۰۔۸۱

امامِ اعظم کا تقویٰ وخوفِ خدا

ہمارے امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ بڑے متقی اور خوفِ خدا رکھنے والے تھے

چنانچہ: حضرت سیّدُنا حفص بن عبد الرحمن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیس سال تک ساری رات ایک رکعت میں قرآنِ کریم کی تلاوت فرماتے رہے۔ حضرت سیّدُنا اسد بن عمرو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے نمازِ فجر پڑھی۔ رات کے وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آہ وبُکا کی اتنی شدید آواز سنائی دیتی کہ پڑوسیوں کو آپ پر ترس آجاتا۔ کہا جاتا ہے کہ جس جگہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی اس مقام پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چھ ہزار مرتبہ قرآنِ کریم ختم کیا۔ حضرت سیّدُنا ابن ابی زائد

علیہ رحمۃ اللہ الواحد فرماتے ہیں کہ میں نے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نمازِ عشاء ادا کی۔ نماز کے بعد لوگ چلے گئے اور میں مسجد میں ہی ٹھہر گیا۔ میرا ارادہ تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مسئلہ دریافت کروں گا لیکن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسجد میں میری موجودگی کا علم نہ ہوا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآنِ کریم کی تلاوت شروع کر دی اور اس آیتِ کریمہ پر پہنچے :

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ وَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں لُو کے عذاب سے بچالیا۔ (پ۲۷، الطور: ۲۷)

تو طلوعِ فجر تک اِسے دُہراتے رہے۔ منقول ہے کہ ایک رات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد میں کسی قاریٔ قرآن کو یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کرتے ہوئے سنا،

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿۱﴾ (پ۳۰، الزلزال:۱)

ترجمۂ کنزالایمان: جب زمین تھرتھرا دی جائے جیسا اس کا تھرتھرانا ٹھہرا ہے۔"

تو شدّتِ خوف سے فجر تک اپنی داڑھی مبارک ہاتھ میں پکڑے یہی کہتے رہے: "ہمیں ذرہ بھر گناہ کی بھی سزا دی جائے گی۔" (تاریخ بغداد، ص ۳۵۲ تا ۳۵۵، بتغیرٍ قلیل)

امامِ اعظم کے وصال کی علامت

حضرت سیِّدُنا عبد الحمید بن عبد الرحمن جمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یوں دیکھا گویا کہ ایک ستارہ آسمان سے گر پڑا ہے، اور کہا گیا: یہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ پھر دوسرا ستارہ گرا تو کہا گیا: یہ حضرت سیِّدُنا مسعر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔ پھر تیسرا ستارہ گرا تو کہا گیا: یہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔ چنانچہ، تینوں میں سب سے پہلے

حضرت سیِّدُناامام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاانتقال ہوا،پھر حضرت سیِّدُنامسعر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کااور آخر میں حضرت سیِّدُناسفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کاہوا۔

(اکروض الفائق ص ۳۳۶)

وصالِ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

احمد بن کامل اور عبد الباقی بن قانع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصالِ باکمال رَجَبُ المُرَجَّب یا شعبانُ المُعَظَّم کے مہینے 150ھ بغداد میں ہوا، اس وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر مبارک ستر (70) برس تھی۔(تاریخ بغداد، الرقم ۷۲۹۷، النعمان بن ثابت ابوحنیفۃ التیمی، ذکر ما قالہ العلماء۔۔۔۔۔۔ الخ، ج ۱۳، ص ۴۲۴)

ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زہر دیا گیا جس کے اثر سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موت واقع ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نمازِ جنازہ قاضی القضاۃ حضرت سیِّدُنا حسن بن عمارہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بہت بڑی جماعت کے ساتھ پڑھائی۔

(مناقب الامام الاعظم للموفق بن احمد المکی، الباب الثامن والعشرون، سبب آخر فی وفاۃ الامام رضی اللہ عنہ، ج ۲، ص ۱۸۳)

فقیہ چلا گیا

حضرت سیِّدُنا صدقہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مستجابُ الدعوات بزرگ تھے، فرماتے ہیں کہ جب امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیزران کے قبرستان میں دفن کیا گیا تو میں نے تین رات مسلسل یہ آواز سنی:

ذَهَبَ الْفِقْهُ فَلاَ فِقْهَ لَكُمْ　　فَاتَّقُوْا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا خَلَفَا

مَاتَ النُّعْمَانُ فَمَنْ هٰذَا الَّذِى　　بَعْدُ يُحْيِىْ لَيْلَهٗ إِنْ سَجَفَا

ترجمہ:(۱) فقیہ چلا گیا، اب تمہارے پاس ایسا فقیہ کوئی نہیں، لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہترین جانشین بنو۔

(۲)امام اعظم نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا۔ تو اب کون ہے جو اُن کے بعد تاریک راتوں میں بیدار رہے۔ (الروض الفائق ص ۳۳۶)

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْن

تین جملوں کے ذریعے غصے کا علاج

حضرتِ سَیِّدُنا معتمر بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص کو بہت زیادہ غصہ آتا تھا اس نے تین کاغذ اپنے ساتھیوں کو دیئے اور پہلے سے کہا کہ جب مجھے کسی پر غصہ آئے تو یہ کاغذ مجھے دے دینا، دوسرے سے کہا کہ جب میرا غصہ تھم جائے تو مجھے یہ کاغذ دے دینا، تیسرے سے کہا کہ جب میرا غصہ بالکل ختم ہو جائے تب مجھے یہ کاغذ دینا۔ ایک دن اسے کسی پر بہت زیادہ غصہ آیا تو اسے پہلا کاغذ دیا گیا اس میں لکھا تھا **"اس غصے سے تیرا کیا تعلق ؟ تو خدا نہیں بلکہ عام سا انسان ہے، عنقریب تیرے جسم کا بعض حصہ دوسرے بعض کو کھا جائے گا"** یہ پڑھ کر اس کا غصہ قدرے ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر اسے دوسرا کاغذ دیا گیا تو اس میں لکھا تھا **"تو زمین والوں پر رحم کر آسمانوں کا مالک تجھ پر رحم فرمائے گا"** پھر تیسرا رقعہ دیا گیا تو اس میں لکھا تھا **"لوگوں کو اللہ کے حق کے ساتھ پکڑو! ان کی اصلاح اسی بات سے ہو گی۔ حدود (شرعی سزاؤں) کو نہ چھوڑو!** (احیاء العلوم ۳/۲۱۶)

واقعہ (۱۷)

مُتَّقِی انسان کی موت در حقیقت حیاتِ جاوِدانی ہے

حضرت سیِّدُنا ابو بکر خیَّاط علیہ رحمۃ اللہ الْجُوَّاد فرماتے ہیں کہ میں نے عالم خواب میں خود کو قبرستان میں دیکھا۔ قبر والے اپنی قبروں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے سامنے پھولوں کے پودے ہیں۔ اچانک حضرت سیِّدُنا معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کو ان کے درمیان کھڑا پایا کہ کبھی اِدھر جاتے ہیں اور کبھی اُدھر۔ میں نے پوچھا: "اے ابو محفوظ! "مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" اور کیا آپ اس دنیا سے کوچ نہیں کر چکے ؟" تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے جواباً فرمایا: "کیوں نہیں، پھر چند اشعار پڑھے، جن کا مفہوم کچھ یوں ہے:

"مُتَّقِی انسان کی موت در حقیقت حیاتِ جاوِدانی ہے یعنی ایسی زندگی ہے جو ختم ہونے والی نہیں۔ کئی لوگ اس جہانِ فانی سے کوچ کر چکے ہیں لیکن ان کا نام ابھی تک لوگوں میں (اچھائی کے ساتھ) زندہ ہے۔ فخر کرنا صرف اہلِ علم کو رواہے کیونکہ وہ ہدایت پر ہوتے ہیں اور جو بھی ان سے ہدایت حاصل کرنا چاہے، یقیناً ہدایت پا جاتا ہے۔ وہ خود تو اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے لیکن ان کے چاہنے والے ان کے وصال کے بعد بھی ان کا نام زندہ رکھے ہوئے ہیں اور ہم بھی انہی مرنے والوں کی صف میں ہیں جو زندہ ہیں۔"

(حکایتیں اور نصیحتیں ص.356.357)

اس حکایت میں جہانِ فانی کا تذکرہ آیا ہے لہذا اس کے متعلق مزید ملاحظہ کیجئے۔

لوگوں کی چار اقسام

حضرتِ سیِّدُنا ابو علی علیہ رحمۃ اللہ الولی فرماتے ہیں کہ" مقام فناء(یعنی وہ مرتبہ جس تک بندہ بذریعہ عبادت درجہ بدرجہ ترقی حاصل کرتا ہے،اس)میں لوگوں کی چار اقسام ہیں:

پہلا: وہ شخص جس کے دل پر اللہ عزوجل کی عظمت اور محبت غالب آگئی اور وہ اللہ عزوجل کے ذکر میں مشغول ہو کر دوسروں سے غافل ہو گیا۔ یہ وہی شخص ہے جس کا ذکر اللہ عزوجل نے اپنے اس فرمان میں کیا ہے:

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلۡهِيۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ

ترجمہ کنزالایمان:۔وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد سے ۔(پ18،النور: 37)

دوسرا: وہ شخص جس نے اللہ عزوجل سے صدقِ عبادت، اظہارِ بندگی، خالص پرہیز گاری اور وفاداری کا وعدہ کیا ہے، یہ وہ شخص ہے جس کا تذکرہ اللہ عزوجل نے اپنے اس فرمانِ عظیم میں کیا:

رِجَالٌ صَدَقُوۡا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيۡهِ

ترجمہ کنزالایمان: کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا۔(پ21،الاحزاب: 23)

تیسرا: وہ شخص جس کا کلام اللہ عزوجل کے لئے ہو،وہ نیکی کی دعوت دے، برائی کی تمام اقسام سے خود بھی بچے اور دوسروں کو بھی منع کرے۔ یہ وہ شخص ہے جس کا وصف اللہ عزوجل نے اپنے اس فرمانِ عظمت نشان میں بیان کیا ہے:

وَ جَآءَ مِنۡ اَقۡصَا الۡمَدِيۡنَةِ رَجُلٌ يَّسۡعٰى

ترجمہ کنزالایمان: اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک مرد دوڑتا آیا۔(پ22،سورۃ یس آیت 20)

چوتھا: وہ شخص جس کا باطن اس کے موکل فرشتوں کے بارے میں گفتگو کرے اور اس کے راز کو اس کے مولیٰ عزوجل کے علاوہ کوئی نہ جانتا ہو۔ یہ وہ شخص ہے جس کا تذکرہ اللہ عزوجل نے اپنے اس فرمانِ ذیشان میں کیا ہے:

اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِیۡثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِہًا مَّثَانِیَ ٭ۖ تَقۡشَعِرُّ مِنۡہُ جُلُوۡدُ الَّذِیۡنَ یَخۡشَوۡنَ رَبَّہُمۡ ۚ ثُمَّ تَلِیۡنُ جُلُوۡدُہُمۡ وَ قُلُوۡبُہُمۡ اِلٰی ذِکۡرِ اللّٰہِ ؕ

ترجمہ کنز الایمان: اللہ نے اُتاری سب سے اچھی کتاب کہ اول سے آخر تک ایک سی ہے دوہرے بیان والی اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور دل نرم پڑتے ہیں یادِ خدا کی طرف رغبت میں۔ (پ23، الزمر: 23)

(آنسوؤں کا دریا۔ ص ۱۲۳۔ ۱۲۴)

باقی رہنے والی کو فنا ہونے والی پر ترجیح دو

حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب عزوجل و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "جس نے دنیا سے محبت کی وہ آخرت میں نقصان اٹھائے گا اور جس نے آخرت سے محبت کی اس کو دنیا میں نقصان ہو گا، تو تم باقی رہنے والی (آخرت) کو فنا ہونے والی (دنیا) پر ترجیح دو۔"

((المستدرک للحاکم، کتاب الرقاق، الحدیث: ۷۹۶۷، ص ۴۵۴)

الزہد و قصر الامل۔ دنیا سے بے رغبتی اور۔ ص ۵۶

سونا اور مٹی کا ٹھیکرا

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: "اگر دنیا فنا ہو جانے والے سونے کی بنی ہوئی ہوتی اور آخرت باقی رہنے والے مٹی کے ٹھیکرے سے تو پھر بھی ہم پر لازم ہوتا کہ ہم باقی رہنے والے ٹھیکرے کو ختم ہو جانے والے سونے پر ترجیح

دیں (تو اے لوگو!) پھر ہم نے کیونکر باقی رہنے والے سونے (یعنی آخرت) کے مقابلے میں فنا ہونے والے مٹی کے ٹھیکرے (یعنی دنیا) کو اختیار کر رکھا ہے ؟" الزھد وقصر الامل۔ ص ۷۸

حکیم لقمان رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحتیں

حضرت سیدنا لقمان علیہ رحمۃ اللہ المنان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اے میرے بیٹے! یقیناً دنیا ایک گہرا سمندر ہے اور اس میں بہت سارے لوگ غرق ہو چکے ہیں پس اس گہرے سمندر میں نجات کے لئے تیرا سفینہ، خوفِ خدا عزوجل ہونا چاہیے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ نصیحت بھی فرمائی: "اے میرے بیٹے! دنیا کو آخرت کے عوض بیچ ڈال، دونوں سے نفع پائے گا اور آخرت کو دنیا کے بدلے مت بیچ، ورنہ دونوں جہاں میں خسارہ پائے گا۔" الزھد وقصر الامل۔ ص ۷۸

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ و نصیحت

امام شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی نے وعظ و نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اے میرے بھائی! بے شک دنیا پھسلنے کی جگہ اور ذلت کا گھر ہے،۔۔۔۔۔اس کو آباد کرنے والے خرابی کی طرف بڑھ رہے ہیں،۔۔۔۔۔ اس میں رہنے والے قبروں کی طرف جانے والے ہیں،۔۔۔۔۔ اس کا شیرازہ بکھرنے پر موقوف ہے،۔۔۔۔۔اس کی مالداری ، غربت میں بدل جاتی ہے،۔۔۔۔۔ اس کا دولت مند تنگدست ہو جاتا ہے اور تنگدست دولت مند بن جاتا ہے،۔۔۔۔۔اللہ سے ڈرو اور اس کے عطا کردہ رزق پر راضی رہو،۔۔۔۔۔باقی رہنے والے گھر (جنت) سے فنا ہونے والے گھر (دنیا) کے لئے پیشگی وصول نہ کر،۔۔۔۔۔ تیری زندگی زائل ہو جانے والے سائے اور گرنے والی دیوار کی طرح ہے،۔۔۔۔۔پس اچھے عمل زیادہ کرو اور امیدیں کم رکھو۔" الزھد وقصر الامل۔ ص ۷۸

دُنیا کی چھ چیزیں اور اُن کی حقیقت

امیر المومنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا:—"دنیا چھ چیزوں پر مشتمل ہے (۱)غذا(۲)مشروب (۳)لباس (۴)سواری (۵)نکاح اور(٦) خوشبو۔(۱)۔۔۔۔۔۔سب سے اعلیٰ غذا شہد ہے اور وہ مکھیوں کا لعاب ہے۔(۲)۔۔۔۔۔۔سب سے اعلیٰ مشروب پانی ہے اور اس میں نیک ،بد،انسان اور حیوان سب برابر ہیں۔(۳)۔۔۔۔۔۔سب سے اعلیٰ لباس ریشم ہے اور وہ کیڑے سے بنایا جاتا ہے۔(۴)۔۔۔۔۔۔سب سے اعلیٰ سواری گھوڑا ہے اور اس پر مردوں کو قتل کیا جاتا ہے۔(۵)۔۔۔۔۔۔نکاح میں سے سب اعلیٰ نعمت عورت سے صحبت کرنا ہے اور وہ شرم گاہ کا شرم گاہ میں جانا ہے۔اور عورت اپنے بدن میں اچھے اعضا کو سنوارتی ہے ، لیکن اس سے ارادہ سب سے بری چیز کا کیا جاتا ہے اور(٦)۔۔۔۔۔۔سب سے اعلیٰ خوشبو مُشک ہے اور وہ ہرن کا خون ہے۔" (الزہد و قصر الامل۔دنیا سے بے رغبتی اور۔ص ۷۸۔۷۹)

ملک فانی میں فنا ہر شئے کو ہے	سن لگا کر کان آخر موت ہے

تصور کے ذریعے غصے کا علاج

ایک عقل مند و نیک شخص کے پاؤں پر کسی نے کوئی چیز ماری جس سے اُسے کافی تکلیف ہوئی لیکن اُس نے غصہ نہ کیا جب اُس سے وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: ''میں نے یہ تصور کر لیا تھا کہ کسی پتھر سے میرا پاؤں پھسل گیا ہے، لہٰذا میں نے اپنا غصہ ختم کر دیا۔ ''(احیاء العلوم ج۳/ص۔۲۲۱) (فیضانِ ریاض الصالحین ص ۴۶۱۔۴۶۲)

واقعہ (۱۸)

ولی کی برکت سے عذاب ٹل گیا

ایک بزرگ سے منقول ہے کہ میں نے اپنے بھائی کو مرنے کے ایک سال بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا:"اے میرے بھائی! "مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" تو اس نے جواب دیا:"اب مجھے آزاد کر دیا گیا ہے کیونکہ جب حضرت سیِّدُنامعروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ الغنی ہمارے پاس مدفون ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دائیں،بائیں ،آگے، پیچھے سے عذاب میں گرفتار تیس تیس ہزار گنہگاروں کو نجات دے دی گئی۔" (حکایتیں اور نصیحتیں ص ۳۵۸)

(اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین)

وَ صَلَّی اللّٰہ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ اَجْمَعِیْن

نیک لوگوں کے ساتھ موت

سبحٰن اللہ! اللہ والوں کی کیسی نرالی شان ہے کہ اللہ تبارک و تعالی دنیاوالوں کو ان کی برکتیں ان کی حیات و ممات دونوں میں عطا فرماتا ہے،نیک و پرہیز گار اور بالخصوص اولیائے کاملین کے قرب کی بڑی برکتیں ہیں چاہے وہ ان کی حیاتِ ظاہری کی ہو یا ان کے وفات کے بعد کی ہو،اور نیک لوگوں کے ساتھ موت مانگنے کی خود ربِّ کریم قرانِ عظیم میں ترغیب ارشاد فرمائی ہے چنانچہ ارشادِ باری تعالی ہے۔

{ وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ۔ ترجمہ کنزالایمان :اور ہمیں نیک لوگوں کے گروہ میں موت عطافرما۔}

یہاں اللہ تعالیٰ نے سکھایا ہے کہ دعا کرو کہ موت بھی نیک لوگوں کے ساتھ ہو یعنی ان کی فرمانبرداری کرتے ہوئے موت آئے اور ان کی مَعِیَّت نصیب ہو جائے۔

نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کی ترغیب

یاد رہے کہ نیک لوگوں کی صحبت بہت عظیم چیز ہے۔ ربُّ العالمین عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا:

وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (التوبہ ۱۱۹) ترجمہ کنزالایمان: سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

صحبت نے کتنا بڑا مرتبہ عطا کیا

اور صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو صحبت نے ہی عظیم ترین مرتبے پر فائز کیا۔ زندگی میں نیک لوگوں کا ساتھ تو نعمت ہے ہی، مرنے کے بعد بھی نیکوں کا ساتھ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے چنانچہ پسندیدہ بندے کو موت کے وقت فرمایا جاتا ہے:

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ﴿۲۹﴾ وَ ادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ﴿۳۰﴾ (پ۳۰۔الفجر۔۲۷۔۲۸۔۲۹۔۳۰)

ترجمہ کنزالایمان: اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف اس حال میں واپس آ کہ تو اس سے راضی ہو وہ تجھ سے راضی ہو۔ پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

دیکھیں، فوت ہونے والی روح سے کہا جاتا ہے کہ میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنی زندگی میں نیک لوگوں کے ساتھ رہے اور انہی کے گروہ میں موت ملنے کی دعا کرے تاکہ ان کے صدقے جنت کی اعلیٰ ترین نعمتوں سے فیض یاب ہو اور موت کے بعد نیک لوگوں کے قرب میں دفن ہونے کی وصیت کرے۔ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

فرمایا"اپنے مردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرو کیونکہ میت برے پڑوسی سے اسی طرح اَذِیَّت پاتی ہے جس طرح زندہ انسان برے پڑوسی سے اذیت پاتا ہے۔

(کنزالعمال کتاب الموت قسم الاقوال، الفصل السادس۔(صراط الجنان، جلد ۲ ص ۱۲۶)

ولی اللہ کے قرب سے اژدہے گلاب کی شاخیں بن گئے

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں "میں نے حضرت میاں صاحب قبلہ قُدِّسَ سِرُّہٗ کو فرماتے سنا: ایک جگہ کوئی قبر کھل گئی اور مردہ نظر آنے لگا۔ دیکھا کہ گلاب کی دو شاخیں اس کے بدن سے لپٹی ہیں اور گلاب کے دو پھول اس کے نتھنوں پر رکھے ہیں۔ اس کے عزیزوں نے اِس خیال سے کہ یہاں قبر پانی کے صدمہ سے کھل گئی، دوسری جگہ قبر کھود کر اس میں رکھا، اب جو دیکھا تو دو اژدہے اس کے بدن سے لپٹے اپنے پھنوں سے اس کا منہ بھَموڑ رہے ہیں، حیران ہوئے۔ کسی صاحبِ دل سے یہ واقعہ بیان کیا، انہوں نے فرمایا: وہاں بھی یہ اژدہا ہی تھے مگر ایک ولی اللہ کے مزار کا قرب تھا اس کی برکت سے وہ عذاب رحمت ہو گیا تھا، وہ اژدھے درختِ گل کی شکل ہو گئے تھے اور ان کے پھَن گلاب کے پھول۔ اِس کی خیریت چاہو تو وہیں لے جا کر دفن کرو۔ وہیں لے جا کر رکھا پھر وہی درختِ گل تھے اور وہی گلاب کے پھول۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ دوم، ص ۲۷۰)

اسلامی احکام پر عمل کرنے میں مشقتیں

ہمیں دینِ اسلام کے احکام پر عمل کرنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آتی اور نہ کوئی منع کرتا ہے بلکہ باعمل کو دیکھ کر لوگ شاباشی دیتے ہیں مگر صحابہ کی زندگی کو دیکھئے کہ ان کو احکامِ دین پر عمل کرنے میں کتنی مشقتیں آتی تھیں۔ چاہے بلالِ حبشی کی زندگی کو دیکھ لو یا عثمانِ غنی و مشعب بن عمیر رضی اللہ عنہم کو دیکھ لو۔

واقعہ (۱۹)

خواب میں اچھے خاتمہ کی بشارت

حضرت سیِّدُنا ابو حازم علیہ رحمۃ اللہ الناصر فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ایک بار حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی تکلیف پہنچنے کے فوراً بعد محوِ خواب تھے، پہلے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے، پھر مسکرانے لگے۔ جب آنکھ کھلی تو میں نے عرض کی، "اے امیر المؤمنین! خواب میں کیسا معاملہ پیش آیا کہ آپ رو پڑے، پھر مسکرانے لگے۔" آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا: "کیا تم نے دیکھ لیا تھا؟" میں نے عرض کی: "جی ہاں! اور ارد گرد کے تمام لوگوں نے بھی دیکھ لیا تھا۔" پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا: "میں نے دیکھا کہ قیامت قائم ہو چکی ہے، قبروں سے اٹھنے کے بعد لوگوں کی ایک سو بیس صفیں ہیں، جن میں سے اسّی (80) اُمّتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی ہیں۔ اچانک منادی نے نِدا دی: "(حضرت سیِّدُنا) عبداللہ بن ابی قحافہ (ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہاں ہیں؟" آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لبّیک کہا تو فرشتوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں کھڑا کر دیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آسان حساب لیا گیا۔ فارغ ہونے کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا گیا کہ دائیں جانب والوں (یعنی جنتیوں) کی طرف آ جاؤ۔ پھر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لایا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حساب کتاب بھی بآسانی مکمل ہو گیا پھر دونوں حضرات (یعنی ابو بکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو دخولِ جنت کا حکم دیا گیا۔ اس کے بعد امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لایا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ویسا ہی حساب لیا گیا پھر جنت میں جانے کا حکم دیا گیا۔" پھر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجہَہُ

الکریم کو لایا گیا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ویسا ہی حساب لیا گیا اور دخولِ جنت کا حکم دیا گیا۔"

حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،"جب پکارا گیا کہ " عمر بن عبدالعزیز کہاں ہے ؟" تو مجھے پسینہ آ گیا اور ملائکہ نے مجھے پکڑ کر بارگاہِ الٰہی عزّوجل میں کھڑا کر دیا۔اللہ عزّوجل نے مجھ سے معمولی معمولی چیزوں اور میرے تمام فیصلوں کے متعلق پُوچھ گُچھ فرمائی، پھر مجھے بخش دیا اور جنت میں جانے کا حکم ہوا۔ پھر میرا گزر ایک نیم مردہ شخص پر ہوا۔میں نے ملائکہ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ خود اس سے پوچھیں یہ جواب دے گا۔میں نے اپنے پاؤں سے اسے ٹھوکر ماری تو اس نے سر اٹھا کر اپنی آنکھیں کھول دیں۔میں نے پوچھا،"تم کون ہو ؟"تو وہ کہنے لگا،"آپ کون ہیں؟" میں نے اپنا نام بتایا۔اس نے پھر پوچھا، "مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ "اللہ عزّوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" میں نے جواب دیا:"اس نے مجھ پر اپنا رحم وکرم فرمایا اور میرے ساتھ بھی وہی معاملہ فرمایا جو گذشتہ خلفاء(یعنی چاروں خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) کے ساتھ فرمایا۔"یہ سُن کر اس نے مجھے مبارک باد دی۔میں نے پھر اپنا سوال دُہراتے ہوئے پوچھا،"تم کون ہو ؟"جواب ملا،"میں حجاج بن یوسف ثقفی ہوں، مجھے اللہ عزّوجل کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو میں نے اسے شدید غضب میں پایا۔مجھے میرے ہر مقتول کے بدلے قتل کیا گیا اور حضرت سیِّدُنا سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بدلے ستر مرتبہ قتل کیا گیا اور اب میں اپنے رب عزّوجل کی بارگاہ میں اسی چیز کا انتظار کر رہا ہوں جس کا تمام کلمہ گو انتظار کر رہے ہیں یعنی جنت یا جہنم۔"حضرت سیِّدُنا ابو حازم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: " حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ خواب سننے کے بعد میں نے اللہ عزّوجل سے عہد کر لیا کہ آئندہ کسی بھی "لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ " پڑھنے والے کو آگ

کی تکلیف نہیں دوں گا۔ (حلیۃ الاولیاء، عمر بن عبد العزیز، الحدیث ۷۲۹۸، ج۵، ص ۳۳۲، بتغیرٍ) (حکایتیں اور نصیحتیں ص 387.388۔) (عیون الحکایات ص ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳)

حجاج بن یوسف ثقفی ظالم

یہ خلفائے بنوامیہ میں سے انتہائی سفاک وخونخوار ظالم گورنر تھا۔ اس نے ایک لاکھ انسانوں کو اپنی تلوار سے قتل کیا اور جو لوگ اس کے حکم سے قتل کئے گئے ان کو تو کوئی گن ہی نہیں سکا۔ بہت سے صحابہ اور تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اس نے قتل کیا یا قید وبند رکھا۔ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ساری امتیں اپنے اپنے منافقوں کو قیامت کے دن لے کر آئیں اور ہم اپنے ایک منافق حجاج بن یوسف ثقفی کو پیش کر دیں تو ہمارا پلہ بھاری رہے گا۔ یہ حجاج بن یوسف جب کینسر کی خبیث بیماری میں مرنے لگا تو اس کی زبان پر یہ دعا جاری ہو گئی۔ یہی دعا مانگتے مانگتے اس کا دم نکل گیا۔ اس کی دعا یہ تھی کہ اللھم اغفرلی فان الناس یقولون انك لاتغفرلی- اے میرے اللہ! عزوجل تو مجھے بخش دے کیونکہ سب لوگ یہی کہتے ہیں کہ تو مجھے نہیں بخشے گا۔

خلیفہ عادل حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حجاج بن یوسف ثقفی کی زبان سے مرتے وقت کی یہ دعا بہت اچھی لگی اور ان کو حجاج کی موت پر رشک ہونے لگا اور جب حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے لوگوں نے حجاج کی اس دعا کا ذکر کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تعجب سے فرمایا کہ کیا واقعی حجاج نے یہ دعا مانگی تھی؟ تو لوگوں نے کہا کہ جی ہاں اس نے یہ دعا مانگی تھی۔ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ شاید (خدا اس کو بخش دے)۔ (احیاء العلوم ج۴ ص ۴۰۹) (آئینہ عبرت ص ۶۰۔۶۱)

حضرت سعید بن جبیر تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت ہی جلیل القدر تابعی ہیں بلکہ بعض محدثین نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیر التابعین (تمام تابعین میں بہترین)لکھا ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بصرہ کے ظالم گورنر حجاج بن یوسف ثقفی کو اس کی خلافِ شرع باتوں پر روک ٹوک کرتے رہتے تھے اس لیے اس ظالم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کرادیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا واقعہ بڑا ہی عجیب وغریب ہے، حجاج نے پوچھا کہ سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ! بولو میں کس طریقے سے تمہیں قتل کروں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس طرح تو مجھے قتل کریگا قیامت کے دن اسی طریقے سے میں تجھے قتل کروں گا، حجاج نے کہا کہ تم مجھ سے معافی مانگ لو میں تمہیں چھوڑ دوں گا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں خداعزوجل کے سوا کسی دوسرے سے معافی نہیں مانگ سکتا، حجاج نے جھلا کر کہا: اے جلاد ! ان کو قتل کردے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر ہنسنے لگے حجاج نے تعجب سے پوچھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت کس بات پر ہنس پڑے ؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خداعزوجل کے روبرو تمہاری جرأت پر مجھے تعجب ہوا اور ہنسی آگئی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلاد کے سامنے قبلہ رو ہو کر کھڑے ہو گئے اور

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۷۹﴾

ترجمہ کنزالایمان: میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان وزمین بنائے ایک اسی کا ہو کر اور میں مشرکوں میں نہیں۔(پ۷،الانعام:۷۹)

پڑھنے لگے ۔ حجاج نے کہا کہ اے جلاد ! ان کا منہ قبلہ سے پھیر دے۔ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھا:

فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ

ترجمہ کنزالایمان:توتم جدھر منہ کرو ادھر وجہ اللہ (خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ) ہے۔ (پ۱،البقرۃ:۱۱۵)

حجاج نے کہا کہ اے جلاد! ان کو منہ کے بل زمین پر لٹا کر قتل کر ڈالو۔ جب جلاد نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منہ کے بل بحالت سجدہ لٹایا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ وَ فِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ وَ مِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً اُخۡرٰى ﴿۵۵﴾

ترجمہ کنزالایمان: ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔(پ۱۶،طہ:۵۵)

جب جلاد نے خنجر اٹھایا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلند آواز سے لَآ اِلٰہ اِلا اللہ وَحدہ لاشریك لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ پڑھا اور یہ دعا مانگی کہ " یااللہ! عزوجل میرے قتل کے بعد حجاج کو کسی مسلمان پر قابو نہ دے۔"آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ دعا مقبول ہوگئی کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد صرف پندرہ رات حجاج زندہ رہا اور کسی مسلمان کو قتل نہ کر سکا۔ اس کے پیٹ میں کینسر ہو گیا تھا۔ طبیب بدبودار گوشت کی بوٹی کو دھاگے میں باندھ کر اس کے حلق میں ڈالتا تھا اور وہ اس کو گھونٹ جاتا تھا۔ پھر اس کو نکالتا تھا تو وہ بوٹی خون میں لپٹی ہوئی نکلتی تھی اور ان پندرہ راتوں میں حجاج کبھی سو نہیں سکا کیونکہ آنکھ لگتے ہی وہ خواب دیکھتا کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی ٹانگ پکڑ کر گھسیٹ رہے ہیں، بس آنکھ کھل جاتی۔ یہ بھی منقول ہے کہ قتل کے بعد حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بدن سے اس قدر خون نکلا کہ حجاج اور حاضرین حیران رہ گئے، جب طبیب سے پوچھا گیا تو اس نے بتایا کہ قتل ہونے والوں کا خون خوف سے سوکھ جاتا ہے، مگر حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونکہ بالکل بے

خوف تھے اس لیے ان کا خون بالکل خشک نہیں ہوا اور اس قدر زیادہ خون نکلا کہ سارا دربار خون سے بھر گیا۔ الطبقات الکبری للشعرانی، سعید بن جبیر، ج ۱، ص ۶۱۔ والطبقات الکبری لابن سعد، سعید بن جبیر، ج ۶، ص ۲۷۴)

(آئینہ عبرت ۳۶۔۳۷۔۳۸) (اکمال فی اسماء الرجال ص ۵۹۸ وطبقات شعرانی وتہذیب التہذیب)

جہاں حجاج بن یوسف ثقفی نے اتنے ظلم و ستم کیا وہیں اس نے یہ کام بھی سرانجام دیا (1) قرآنِ پاک پر نقطے اور اعراب حجاج بن یوسف نے ۹۵ھ میں لگوائے۔ (2) اسی نے ختمِ آیات پر علامات کے طور پر نُقطے لگوائے۔ (3) قرآنِ پاک کی چھپائی۔

فیضانِ چہل حدیث ص ۳۴

کامیابی کیسے ملے گی؟

اگر کامیابی چاہیئے تو ان دونوں چیزوں کو یکجا کر لو ان شاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

پہلی چیز: سوچ۔ دوسری چیز: کام۔ پس (۱) سوچ + کام = کامیابی۔ (۲) کام بغیر سوچ = مزدوری۔ (۳) سوچ بغیر کام = ناکامی

(۱) اگر سوچ کے ساتھ کام مل جائے تو بندے کو کامیابی مل جاتی ہے۔

(۲) اگر صرف کام ہو اور سوچ نہ ہو تو بندہ محض مزدور ہوتا ہے جو کہ مزدوری کرتا ہے۔

(۳) اگر صرف سوچ ہو اور کچھ کام نہ ہو تو یہ محض ناکامی ہے

پس اگر صرف سوچ ہو تو کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اور اگر صرف کام ہو تو کچھ تو حاصل ہو گا مگر بے کار۔ لیکن جب دونوں مل جائیں تو بندے کو کامیابی کی دہلیز پر لا کر کھڑا کر دیتی ہیں۔

واقعہ (۲۰)

ایک کلمے کے سبب بخشش:

کسی نیک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت سیّدُنا امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بعدِ وصال خواب میں دیکھ کر پوچھا: "مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" ارشاد فرمایا:"اس نے مجھے بخش دیا۔" پوچھا: "کس سبب سے ؟"فرمایا:"ایک کلمہ کے سبب جو میں نے امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کسی سے سنا تھا کہ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی مردے کو دیکھتے تو پڑھتے: "اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ، سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ

ترجمہ: وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ آپ زندہ ہے، دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے، پاک ہے وہ ذات جو خود زندہ ہے کہ اسے کبھی موت نہیں۔"

تو میں بھی اپنی زندگی میں جب کسی مردے کو دیکھتا تو ہمیشہ یہ کلمہ پڑھا کرتا جس کی برکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے جنت میں داخل فرمادیا۔"

(ترتیب المدارک وتقریب المسالک، باب ذکر وفاۃ مالک، ج۱، ص۷۸)حکایتیں اور نصیحتیں ص۴۲۳)(اِحیاءُ العُلوم ج۵ ص۲۶۶ مُلَخَّصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہاں میت کو دیکھ کر یہ دعا پڑھنے کی برکتیں ہیں وہیں مسلمان کے جنازے میں شرکت کرنے کے بھی بہت زبردست برکتیں ہیں چنانچہ میرے شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالہ بنام نمازِ جنازہ کا طریقہ کے صفحہ ۳ پر ایک حکایت نقل فرماتے ہیں۔

کفن چور کی مغفرت

ایک عورت کی نَمازِ جنازہ میں ایک کفن چور بھی شامِل ہو گیا اور قبرِستان ساتھ جا کر اُس نے قَبْر کا پتا محفوظ کر لیا۔ جب رات ہوئی تو اس نے کفن چُرانے کیلئے قَبْر کھود ڈالی۔ یکا یک مرحومہ بول اُٹھی: سُبحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک مغفور (یعنی بخشِش کا حقدار) شخص مغفورہ (یعنی بخشی ہوئی) عورت کا کفن چُراتا ہے! سُن، اللہ تعالیٰ نے میری بھی مغفرت کر دی اور اُن تمام لوگوں کی بھی جنھوں نے میرے جنازے کی نَماز پڑھی اور تُو بھی اُن میں شریک تھا۔ (یہ سُن کر اُس نے فوراً قبر پر مٹّی ڈال دی اور سچّے دل سے تائب ہو گیا) (شُعَبُ الاِیمان ج ۷ ص ۸ رقم ۹۲۶۱)

تمام شُرَکائے جنازہ کی بخشِش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! نیک بندوں کی نَمازِ جنازہ میں حاضِری کس قَدَر سعادتمندی کی بات ہے۔ جب بھی موقع ملے بلکہ موقع نکال کر مسلمانوں کے جنازوں میں شرکت کرتے رَہنا چاہیئے، ہو سکتا ہے کسی نیک بندے کے جنازے میں شُمُولیَّت ہمارے لئے سامانِ مغفِرت بن جائے۔ خدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پر قربان کہ جب وہ کسی مرنے والے کی مغفِرت فرما دیتا ہے تو اُس کے جنازے کا ساتھ دینے والوں کو بھی بخش دیتا ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "بندۂ مؤمن کو مرنے کے بعد سب سے پہلی جزا یہ دی جائے گی کہ اس کے تمام شرکائے جنازہ کی بخشِش کر دی جائے گی۔" (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج ۴ ص ۱۷۸ حدیث ۱۳)

قبر میں پہلا تحفہ

سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالِک و مختار، شَہَنشاہِ اَبرار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے کسی نے پوچھا: مؤمِن جب قَبْر میں داخِل ہوتا ہے تو اُس کو سب سے پہلا تحفہ کیا دیا جاتا ہے؟ تو ارشاد فرمایا:

اُس کی نَمازِ جنازہ پڑھنے والوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج۷ص۸رقم ۹۲۵۷)

چھ چیزیں چھ میں حسین ہوتی ہیں

(۱)علم عمل میں۔(۲)عدل بادشاہ میں۔(۳)سخاوت اغنیاء میں۔

(۴) توبہ شباب میں۔(۵)صبر فقر میں۔(٦)حیا عورتوں میں۔

علم بے عمل اس گھر کی طرح ہے جس کی چھت نہ ہو۔بادشاہ بے عدل اس کنوئیں کی طرح ہے جس میں پانی نہ ہو۔اور اگر دولت مند میں سخاوت نہ ہو تو وہ اس بادل کی طرح ہے جس میں بارش نہ ہو۔شباب بے توبہ اس درخت کی طرح ہے جس پر پھل نہ ہو۔فقیر بے صبر اس چراغ کی طرح ہے جس میں روشنی نہ ہو۔اور عورت بے حیا اس طعام کی طرح ہے جس میں نمک نہ ہو۔(روح البیان ج۲ص۱۰۷)

لہٰذا عالم کو چاہیئے کہ اپنے علم پر عمل کر کے اپنی عمارت کی چھت بنائے اور خود بھی فائدہ اٹھائے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائے۔

دولت مند کو چاہئے کہ وہ اپنی دولت مندی کے بادل سے ایسے برکات کی بارش برسائے کہ جس سے دین و دنیا سیر اب ہو یعنی ایسے سبب بنائے کہ مردہ دلوں کو سیر ابی ہو کہ دین و دنیا کی محتاجی دور ہو جائے،اس لئے کہ اللہ تعالی محسنین کا اجر ضائع نہیں فرماتا۔

(روح البیان ج۲ص۱۰۷۔۱۰۸)

واقعہ (۲۱)

تین چیزوں کے سبب بخشش ہوگئی:

حضرت سیِّدُنا ابویوسف غسلونی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: "ایک دن میں شام کی ایک مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم علیہ رحمۃ اللہ الاعظم تشریف لائے اور مجھے فرمایا:"اے غسلونی! آج میں نے ایک عجیب بات دیکھی۔" میں نے پوچھا،"وہ کیا ہے ؟"فرمانے لگے:"میں قبرستان میں ایک قبر کے پاس کھڑا تھا کہ اچانک ایک سفید رِیش بوڑھے کی قبر شق ہوئی۔ اس نے مجھ سے کہا: "اے ابراہیم ! مجھ سے کچھ پوچھنا ہے تو پوچھ لو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے آپ کے لئے زندہ کیا ہے۔" تو میں نے پوچھا: "مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" اس نے جواب دیا:"میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور گناہوں کا بوجھ لئے حاضر ہوا لیکن اس نے مجھ سے فرمایا:"میں نے تجھے تین چیزوں کے سبب بخش دیا:(۱)۔۔۔۔۔۔تو میرے پاس اس حال میں آیا کہ تجھے اس سے محبت ہے جو میرا محبوب ہے(۲)۔۔۔۔۔۔ تیرے سینے میں ذرہ برابر حرام شراب نہیں اور(۳)۔۔۔۔۔۔ تیرے بال سفید ہیں اور مجھے حیا آتی ہے کہ کسی سفید بالوں والے بوڑھے کو آگ کا عذاب دوں۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم علیہ رحمۃ اللہ الاعظم فرماتے ہیں: "پھر بوڑھے کی قبر بند ہوگئی۔" حضرت سیِّدُنا غسلونی نے عرض کی،"اے ابواسحاق! کیا آپ مجھے اس قبر کی زیارت نہ کروائیں گے ؟" تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا:اے غسلونی !اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے! اُس کے ساتھ اپنا معاملہ درست رکھ تو وہ تجھے اپنی قدرت کے عجائبات دکھائے گا اور اس کی محبت میں تمام غیروں سے غافل و بے نیاز ہو جا۔"

(حکایتیں اور نصیحتیں ص۴۳۶۔۴۳۷) (عیون الحکایات جلد ۲ ص ۱۹۳۔۱۹۴)

اس حکایت میں تین چیزوں کا تذکرہ ہوا ہے (۱) اس سے محبت کرنا جو اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو۔(۲) شراب سے اجتناب کرنا۔(۳)سفید بال ہونا۔ان شاء اللہ عزوجل ہم ان تینوں کے متعلق کچھ مدنی پھول پیش کرتے ہیں۔

نیک لوگوں سے محبت محبتِ الٰہی کا باعث ہے

اِمام یحیٰی بن شرف النووی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح الأربعین النوویۃ کے صفحہ ۲۵ میں مسلم شریف کے حوالہ سے ایک حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ" ایک شخص کسی شہر میں اپنے کسی بھائی سے ملنے گیا تو اللہ عزوجل نے ایک فرشتہ اس کے راستے میں بھیجا،جب وہ فرشتہ اس کے پاس پہنچا تو اس سے پوچھا کہ " کہاں کا ارادہ ہے؟"اس نے کہا،"اس شہر میں میرا ایک بھائی رہتا ہے اس سے ملنے جارہاہوں۔"اس فرشتے نے پوچھا،"کیا اس کا تجھ پر کوئی احسان ہے جسے اتارنے جارہاہے؟" تو اس نے کہا،"نہیں! بلکہ میں اللہ عزوجل کے لئے اس سے محبت کرتاہوں۔" فرشتے نے کہا،"مجھے اللہ عزوجل نے تیرے پاس بھیجا ہے تاکہ تجھے بتادوں کہ اللہ عزوجل بھی تجھ سے اسی طرح محبت فرماتا ہے جس طرح تو اس کے لئے دوسروں سے محبت کرتا ہے۔"

(مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فی فضل الحب فی اللہ، رقم ۲۵۶۷، ص۱۳۸۸)

اللہ کے لئے محبت کرنے سے مراد

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۴۰۸ صفحات پر مشتمل کتاب بنام ضیائے صدقات میں نقل ہے کہ اللہ کے لئے محبت کرنے سے مراد،"کہ جس کی

محبت سے رب راضی ہو اس سے محبت کریں اور جس کی نفرت سے رب راضی ہو اس سے نفرت کریں بے دین اور بد عمل اولاد سے نفرت، متقی اجنبی سے محبت عبادت ہے۔

ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد ز فدائے یک تن بیگانہ کآشنا باشد

(ہزاروں اپنے، خدا سے بیگانے ہیں اور اس ایک بیگانے پر فِدا جو خدا سے آشنا ہو)۔

یونہی گہرے دوست کی بد عقیدگی پر واقف ہو کر اس سے الگ ہو جانا اور جانی دشمن کے تقویٰ پر خبر دار ہو کر اس کا دوست بن جانا بہترین عمل ہے"۔(ضیائے صدقات ص ۲۲۷)

اللہ عزوجل کے لئے باہم محبت کرنے والوں کے متعلق (۱۰) احادیث کریمہ

(۱)۔۔۔۔۔حضور نبی کریم، رءُوف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "مؤمن کے علاوہ کسی سے دوستی نہ کرو اور تمہارا کھانا متقی ہی کھائے۔"

(جامع الترمذی، ابواب الزہد، باب ماجاء فی صحبۃ المومن، الحدیث: ۲۳۹۵، ص ۱۸۹۲)

(۲)۔۔۔۔۔مَخْزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "تین خصلتیں ایسی ہیں جس میں ہوں گی وہ ان کے سبب ایمان کی حلاوت پالے گا: (۱) جس کے نزدیک اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم دوسروں سے زیادہ محبوب ہوں (۲) جو کسی بندے سے محبت کرے اور اس کی محبت صرف اللہ عزوجل کے لئے ہو اور (۳) وہ جو اللہ عزوجل کے اسے کفر سے نکالنے کے بعد کفر میں لوٹنے کو اسی طرح ناپسند کرے جس طرح آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔" (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان خصال من اتصف۔۔۔۔۔الخ، الحدیث: ۱۶۵، ص ۶۸۸)

(۳)۔۔۔۔۔ایک اور روایت میں یہ اضافہ ہے: "بندہ اللہ عزوجل کے لئے کسی سے محبت کرے اور اللہ عزوجل ہی کے لئے بغض رکھے۔"

(سنن النسائی، کتاب الایمان، وشرائعہ، باب طعم الایمان، الحدیث: ۴۹۹۰، ص۲۴۰۹ بدون "المرء")

(۴)۔۔۔۔۔۔شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:"بے شک اللہ عزوجل قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا:"میرے جلال کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے کہاں ہیں؟ آج جبکہ میرے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں میں انہیں اپنے عرش کے سائے میں جگہ دوں گا۔"

(صحیح مسلم، کتاب البر۔۔۔۔۔۔الخ، باب فضل الحب فی اللہ تعالیٰ، الحدیث: ۶۵۴۸، ص۱۱۲۷)

(۵)۔۔۔۔۔۔صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:"بے شک آدمی کے ایمان میں سے یہ بھی ہے کہ وہ کسی آدمی سے صرف اللہ عزوجل کے لئے محبت کرے، اس کی محبت کسی مال کے عطیہ کرنے کی وجہ سے نہ ہو تو یہی ایمان ہے۔" (المعجم الاوسط، الحدیث: ۷۲۱۴، ج۵، ص۲۴۵)

(۶)۔۔۔۔۔۔نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"جب دو دوست اللہ عزوجل کے لئے محبت کرتے ہیں تو ان میں سے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرتا ہے وہ اللہ عزوجل کا زیادہ محبوب ہوتا ہے۔"

(المستدرک، کتاب البر والصلۃ، باب اذا احب احدکم الخ، الحدیث: ۷۴۰۳، ج۵، ص۲۴۹، احبہما بدلہ" افضلہما")

(۷)۔۔۔۔۔۔سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:" اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: "میرے لئے آپس میں محبت کرنے والوں اور میرے لئے مل کر بیٹھنے والوں، میرے لئے ایک دوسرے سے ملنے والوں اور میری راہ میں خرچ کرنے والوں کی محبت میرے ذمہ کرم پر ہو گئی۔"(یعنی میں ان سے ضرور محبت کروں گا۔)

(المستدرک، کتاب البر والصلۃ، باب احب لاخیک المسلم۔۔۔۔۔۔الخ، الحدیث: ۷۳۹۴، ج۵، ص۲۳۵)

(۸)۔۔۔۔۔۔شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک و مختار باذنِ پروردگار عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:"میری عزت وجلال کے لئے آپس میں محبت کرنے والوں کے لئے نور کے منبر ہوں گے اور انبیاء وشہداء کرام بھی ان پر رشک کریں گے۔"

(جامع الترمذی، ابواب الزھد، باب ماجاء فی الحب فی اللہ، الحدیث:۲۳۹۰، ص۱۸۹۲)

(۹)۔۔۔۔۔۔حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمان عالیشان ہے کہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ "میرے لئے آپس میں محبت کرنے والوں، میرے لئے آپس میں تعلق رکھنے والوں، میرے لئے ایک دوسرے سے ملنے والوں، میری راہ میں خرچ کرنے والوں اور میرے لئے آپس میں دوستی کرنے والوں کے لئے میری محبت ثابت ہو گئی۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند الانصار، الحدیث: ۲۲۰۶۳،ج۸،ص۲۳۲)

(۱۰)۔۔۔۔۔۔سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مدد گار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"اللہ عزوجل کے لئے آپس میں محبت کرنے والے اس دن عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن عرش کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا، انبیاء وشہداءِ کرام ان کے مرتبوں پر رشک کریں گے۔" (یعنی ان سے خوش ہوں گے۔)

(المرجع السابق، الحدیث: ۲۲۸۴۶،ج۸،ص۴۲۱)

قرآن میں شراب کی ممانعت

یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡخَمۡرِ وَالۡمَیۡسِرِ ؕ قُلۡ فِیۡہِمَاۤ اِثۡمٌ کَبِیۡرٌ وَّ مَنٰفِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَ اِثۡمُہُمَاۤ اَکۡبَرُ مِنۡ نَّفۡعِہِمَا ؕ (پ۲،البقرہ۲۱۹)

ترجمہ کنزالایمان: تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے۔

صدر الافاضل حضرت نعیم الدین مراد آبادی اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں فرماتے ہیں حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر شراب کا ایک قطرہ کنویں میں گر جائے پھر اس جگہ منارہ بنایا جائے تو میں اس پر اذان نہ کہوں اور اگر دریا میں شراب کا قطرہ پڑے پھر دریا خشک ہو اور وہاں گھاس پیدا ہو اس میں اپنے جانوروں کو نہ چراؤں سبحان اللہ گناہ سے کس قدر نفرت ہے۔" رَزَقَنَا اللّٰہُ تَعَالیٰ اِتِّبَاعَھُمْ" شراب سن ۳ھ میں غزوۂ احزاب سے چند روز بعد حرام کی گئی اس سے قبل یہ بتایا گیا تھا کہ جوئے اور شراب کا گناہ اس کے نفع سے زیادہ ہے نفع تو یہی ہے کہ شراب سے کچھ سرور پیدا ہوتا ہے یا اس کی خرید و فروخت سے تجارتی فائدہ ہوتا ہے اور جوئے میں کبھی مفت کا مال ہاتھ آتا ہے اور گناہوں اور مفسدوں کا کیا شمار عقل کا زوال غیرت و حمیت کا زوال عبادات سے محرومی لوگوں سے عداوتیں سب کی نظر میں خوار ہونا دولت و مال کی اضاعت ایک روایت میں ہے کہ جبریل امین نے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کو جعفر طیار کی چار خصلیتں پسند ہیں۔ حضور نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا انہوں نے عرض کیا کہ ایک تو یہ ہے کہ میں نے شراب کبھی نہیں پی' یعنی حکم حرمت سے پہلے بھی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ میں جانتا تھا کہ اس سے عقل زائل ہوتی ہے اور میں چاہتا تھا کہ عقل اور بھی تیز ہو، دوسری خصلت یہ ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں بھی میں نے کبھی بت کی پوجا نہیں کی کیونکہ میں جانتا تھا کہ یہ پتھر ہے نہ نفع دے سکے نہ ضرر، تیسری خصلت یہ ہے کہ کبھی میں زنا میں مبتلا نہ ہوا کہ اس کو بے غیرتی سمجھتا تھا، چوتھی خصلت یہ تھی کہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا کیونکہ میں اس کو کمینہ پن خیال کرتا تھا۔

اور ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (پ۵النساء۴۳)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے اس فرمانِ عالیشان میں شراب پینے سے منع فرمایا اور اس سے بچنے کا حکم فرمایا:

اَلْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (۹۰) اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ (۹۱) } (پ۷، المائدۃ:۹۱،۹۰)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ، شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوا دے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے۔

جنت میں داخلے سے محروم

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزّہٌ عنِ العُیُوب، عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: اللہ عزوجل نے جب جنت کو پیدا فرمایا تو اس سے فرمایا: "کلام کر۔" تو وہ بولی: "جو مجھ میں داخل ہوگا وہ سعادت مند ہے۔" تو اللہ عزوجل نے فرمایا: "مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! تجھ میں آٹھ قسم کے لوگ داخل نہ ہوں گے: شراب کا عادی، زنا پر اصرار کرنے والا، چغل خور، دیوث، (ظالم) سپاہی، ہیجڑا اور رشتہ داری توڑنے والا اور وہ شخص جو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ فلاں کام ضرور کروں گا پھر وہ کام نہیں کرتا۔"

(اتحاف السادۃ المتقین، کتاب آفات اللسان، ج۹، ص۳۴۵۔۳۴۶)

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ بحر الدموع میں فرماتے ہیں: زنا پر اصرار کرنے والے سے مراد ہمیشہ زنا کرتا رہنے والا نہیں، اسی طرح شراب کے عادی سے مراد یہ نہیں جو ہمیشہ شراب پیتا رہے بلکہ مراد یہ ہے کہ جب اسے شراب میسر ہو تو وہ پی لے اور اللہ عزوجل کے خوف کی وجہ سے شراب پینے سے باز نہ آئے اسی طرح جب اسے زنا کا موقع ملے تو اس سے توبہ نہ کرے اور نہ ہی اپنے نفس کو اس بری خواہش کی تکمیل سے روکے۔ بے شک ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے۔

حدیث میں شراب کی ممانعت

(۱)۔۔۔۔۔۔ دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "خمر (یعنی انگور کی شراب) پینا سب سے بڑا گناہ اور بے حیائیوں کی جڑ ہے، جس نے شراب پی اس نے نماز چھوڑ دی اور گویا اپنی ماں، خالہ اور پھوپھی کے ساتھ زنا کیا۔" (مجمع الزوائد، کتاب الاشربۃ، الحدیث:۸۱۷۴، ج۵، ص۱۰۴)

(۲)۔۔۔۔۔۔ مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین عزوجل وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں نہ پہن سکے گا، جس نے دنیا میں شراب پی وہ آخرت میں نہ پی سکے گا اور جس نے دنیا میں سونے چاندی کے برتنوں میں پانی پیا وہ آخرت میں ان کے ذریعے نہ پی سکے گا۔" پھر ارشاد فرمایا: "اہلِ جنت کا لباس ریشم، اہل جنت کا مشروب شرابِ طہور اور اہل جنت کے برتن سونے کے ہیں۔" (المستدرک، کتاب الاشربہ، باب من لبس الحریر فی الدنیا۔۔۔۔۔۔الخ، الحدیث: ۷۲۹۸، ج۵، ص۱۹۵)

(۳)۔۔۔۔۔۔ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تمام برائیوں کی جڑ شراب سے بچو! (۱) جو اس سے نہ بچا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے

رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نافرمانی کی اوراللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نافرمانی کی وجہ سے عذاب کا مستحق ہو گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنۡ یَّعۡصِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوۡدَہٗ یُدۡخِلۡہُ نَارًا خٰلِدًا فِیۡہَا ۪ وَلَہٗ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ ﴿۱۴﴾ (پ۴،النساء:۱۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی کل حدوں سے بڑھ جائے اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے خواری کا عذاب ہے۔"

احادیث میں یہ مضمون بیان ہو چکا ہے کہ جب شراب حرام کر دی گئی تو صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن ایک دوسرے کے پاس گئے اور کہنے لگے: "شراب حرام کر دی گئی ہے اور اسے شرک کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ "شراب کا عادی بت پرست کی طرح ہے اور اگر وہ توبہ کئے بغیر مر گیا تو جنت میں داخل نہ ہو گا (یعنی اگر وہ حلال جان کر پیئے)۔

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا مؤقف یہ ہے کہ شراب نوشی کرنا کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ ہے اور بلاشبہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے اور کئی احادیثِ مبارکہ میں اس کے پینے والے اور دیگر معاونین پر لعنت کی گئی ہے۔ نیز حدیثِ پاک میں یہ بات گزر چکی ہے کہ نشہ کرنے والے کی نماز ۴۰ دن تک قبول نہیں کی جاتی اور نہ ہی اس کی کوئی نیکی آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے۔

(۴)۔۔۔۔۔ خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "جس نے شراب پی اور اسے نشہ نہ ہوا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے ۴۰ راتوں تک اعراض فرماتا ہے اور جس نے شراب پی اور اس پر نشہ طاری ہو گیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ۴۰ راتیں نہ تو اس

کے نفل قبول فرمائے گا اور نہ ہی فرض اور اگر وہ اسی دوران مر گیا تو بت پرست کی موت مرا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اسے طِیْنَۃُ الْخَبَال سے پلائے۔ "عرض کی گئ:"یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ! طِیْنَۃُ الْخَبَال کیا ہے؟ "ارشاد فرمایا: "جہنمیوں کا خون اور پیپ۔

(کتاب الکبائر للذہبی، الکبیرۃ التاسعۃ عشرۃ: شرب الخمر، ص ۹۲۔)

(۵)۔۔۔۔۔۔حضرت سیِّدُنا عبد اللہ ابن ابی اَوفٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا:"جو شراب پینے کی عادت میں مرا وہ لات وعُزّٰی کی پوجا کرنے والے کی طرح مرا۔" آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا گیا: "مُدْمِنُ الْخَمْر وہ ہے جسے شراب پینے سے اِفاقہ نہ ہو۔" ارشاد فرمایا:"نہیں، بلکہ مُدْمِنُ الْخَمْر اسے کہتے ہیں کہ جب بھی شراب پائے پی لے اگرچہ اسے کئی سال کے بعد ملے۔ (المرجع السابق۔ الکامل فی ضعفاء الرجال، الرقم ۴۴۵ ا الحسن بن عمارۃ، ج ۳، ص ۱۰۴۔)

(۶)۔۔۔۔۔۔سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:"جس نے شام کو شراب پی وہ صبح مُشرک ہو جائے گا اور جس نے صبح کو شراب پی وہ شام کے وقت مُشرک ہو جائے گا۔(کتاب الکبائر للذہبی، الکبیرۃ التاسعۃ عشرۃ: شرب الخمر، ص ۹۳۔

(المصنّف لعبد الرزاق، کتاب الاشربۃ والظروب، باب مایقال فی الشراب، الحدیث: ۱۷۳۸۳، ج ۹، ص ۱۴۹۔)

دوست کم کیجئے

ہم اپنے کئی سارے دوستوں کے ساتھ گھر میں داخل ہوتے ہیں، حالانکہ جب ہم اتنے دوستوں کے ساتھ گھر میں ہوں گے تو اپنے بال بچوں کو کیا وقت دیں گے، ان کی تربیت کیسے کریں گے۔ اور یہی حال مسجد جاتے وقت بھی ہے حالانکہ ہم اپنے رب سے مناجات کے لئے گئے ہیں لیکن وہاں بھی ہمارے دوست حائل ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ کہیں کہ میں تو گھر و مسجد میں تنہا داخل ہوتا ہوں۔ تو میں کہوں گا یقیناً آپ تنہا ہی داخل ہوتے ہیں مگر آپ کے دوست آپ کے موبائل کے ذریعے گھر و مسجد میں داخل ہو جاتے ہیں۔

واقعہ (۲۲)

سفید بالوں کی وجہ سے جنت مل گئی

حضرتِ سیّدُنا احمد بن سہل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرتِ سیّدُنا یحیی بن اکثم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کو دیکھ کر پوچھا: "مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے بلا کر ارشاد فرمایا: " اے بوڑھے! میں نے عرض کی: "یااللہ عَزَّوَجَلَّ !ہمیں حضرتِ سیّدُنا عبدالرزاق نے حضرتِ سیّدُنا معمر کے حوالے سے ،انہوں نے حضرتِ سیّدُنا زہری کے حوالے سے، انہوں نے حضرتِ سیّدُنا عروہ کے حوالے سے اور انہوں نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے یہ بات بتائی کہ حضور نبیٔ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے بیان فرمایا:" حضرتِ جبرائیلِ امین علیہ الصلٰوۃوالسلام نے مجھے بتایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتاہے:"مجھے حیا آتی ہے کہ میں کسی سفید بالوں والے کو عذاب دوں جواسلام میں بوڑھا ہوا ہو۔"اور میں تو بہت عمر رسیدہ ہوں۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:"عبدالرزاق نے سچ کہا، معمر نے سچ کہا، زہری نے صحیح کہا، عروہ بھی سچا ہے، عائشہ نے بھی ٹھیک کہا، میرے نبیٔ کریم نے بھی سچ فرمایا، جبرائیل نے بھی سچ بتایااور میں نے بھی سچ فرمایاہے۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے دائیں طرف جنت میں جانے کا حکم فرمایا۔"

(حکایتیں اور نصیحتیں ص ۶۳۵)

(تاریخ بغداد، الرقم ۷۴۸۹ یحیی بن اکثم، ج ۱۴، ص ۲۰۶، بدون عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا۔ کشف الخفائ، حرف الھمزۃ مع النون، تحت الحدیث ۱۴۱۷، ج ۱، ص ۲۱۷)

عیون الحکایات میں اس واقعہ کو کچھ اس طرح بیان کیا گیا ہے:

حضرت محمد بن سلم خوّاص علیہ رحمۃ اللہ الرزاق سے منقول ہے کہ "میں نے قاضی یحیی بن اَکْثَم کو خواب میں دیکھ کر پوچھا:" مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" کہا:" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اپنی بار گاہ میں کھڑا کیا اور فرمایا: اے بد عمل بڈھے !" اگر تیرے بال سفید نہ ہوتے تو میں تجھے ضرور آگ میں جلاتا۔" یہ فرمان سن کر میری کیفیت وہ ہوگئی جو ایک مجرم کی اپنے آقا کے سامنے ہوتی ہے، میں بری طرح کانپنے لگا۔ جب افاقہ ہوا تو دوبارہ ارشاد ہوا:" اے بد عمل بڈھے ! تو سفید ریش نہ ہوتا تو میں ضرور تجھے آگ میں جلاتا۔" مجھ پر پھر ہیبت طاری ہوگئی اور میں بری طرح کانپنے لگا۔ جب حالت کچھ سنبھلی تو تیسری مرتبہ پھر اسی طرح فرمایا۔ میں نے بار گاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی:" اے میرے خالق ومالک ! اے رحیم و کریم ! اے عفو ودر گزر فرمانے والے !میں نے عبد الرزاق بن ہمام سے، انہوں نے مَعْمَر بن راشد سے، انہوں نے ابنِ شِہَاب زُہری سے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے تیرے نبیٔ مُکرَّم ،نورِ مُجسّم، رسولِ محتشم ،شافعِ اُمم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے اور انہوں نے جبرائیلِ امین علیہ السلام سے تیرا یہ فرمان سنا :" میرا وہ بندہ جسے اسلام میں بڑھاپا آئے ،اسے جہنم کا عذاب دینے سے مجھے حیا آتی ہے۔" تو میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: " عبد الرزاق، مَعْمَر، زُہرِی اور اَنس سب نے سچ کہا، میرے نبی نے سچ کہا، جبریل نے سچ کہا اور میرا قول سچا ہے، اے فرشتو! اسے جنت میں لے جاؤ۔"

(اللآلیُ المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ، کتاب المبتداء، ج ۱، ص ۱۲۵)

ایک روایت میں اس طرح ہے، قاضی یحیی بن اَکْثَم سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: "اے بوڑھے ! تیرے لئے برائی ہے۔" عرض کی: " اے میرے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تیرے نبیٔ برحق صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا: "تو اس بات سے حیاء کرتا ہے کہ اَسّی (80) سال والے بوڑھوں کو عذاب دے۔ (الجامع الصغیر، الحدیث ۱۸۹۱، ص ۱۱۶، مفہومًا) اے میرے

خالق! میں بھی اَسّی سال دنیامیں گزار کر آیا ہوں، مجھ پر بھی کرم فرمادے۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: "میرے نبیِّ آخر الزماں نے سچ فرمایا ہے، جا! ہم نے تجھے بخش دیا۔"

عیون الحکایات جلد۔۲۔ص ۱۳۴۔۱۳۵

ہر خطا تُو در گزر کر بیکس و مجبور کی	یاالٰہی مغفرت کر بیکس و مجبور کی

(وسائلِ بخشش)

(آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم)

اسلام میں بڑھاپا پانے والے کا ثواب

(۱)۔۔۔۔۔امیر المومنین حضرتِ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا،" جس کے بال راہِ خدا عزوجل میں سفید ہوگئے اس کے بالوں کی سفیدی قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگی۔"

(الاحسان بترتیبِ صحیح ابن حبان، کتاب الجنائز، فصل فی اعمار ھذہ الامۃ، رقم ۲۹۷۳، ج ۴، ص ۲۷۸، رواہ عن ابی نجیح السلمی)

(۲)۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مدد گار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا،" جس کے بال اسلام میں سفید ہوئے تو وہ بال قیامت کے دن اس کیلئے نور ہونگے۔" (نسائی، کتاب الجھاد، باب ثواب من رمی بسھم، ج ٦، ص ۲۷، رواہ عن کعب بن مرہ)

(۳)۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا،" سفید بالوں کو نہ اکھاڑو کیونکہ جس کے بال اسلام کی حالت میں سفید ہوئے قیامت کے دن اس کے بالوں کی سفیدی اس کے لئے نور ہوگی۔"

(۴)۔۔۔۔۔ایک روایت میں ہے کہ" جس کے بال اسلام کی حالت میں سفید ہوئے اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس کا ایک گناہ مٹادیا جائے گا۔"

(۵)۔۔۔۔۔ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے سفید بالوں کو اکھاڑنے سے منع کیااور فرمایا کہ یہ مسلمان کا نور ہیں۔"

(ترمذی،کتاب الادب، باب ماجاء فی النھی عن نتف الشیب، رقم ۲۸۳۰، ج ۴، ص ۳۷۵)

(۶)۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ" سفید بالوں کو نہ اکھاڑو کیونکہ یہ قیامت کے دن نور ہونگے۔ جس کا ایک بال سفید ہوا اللہ عزوجل اس کے لئے ایک نیکی لکھے گا اور اس کا ایک گناہ معاف فرمائے گا اور اس کا ایک درجہ بلند فرمائے گا۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب اللباس والزینۃ، باب فی ابقاء الشیب، رقم ۱، ج ۳، ص ۸۶)

(۷)۔۔۔۔۔حضرت سیدنا مثنی بن صباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار مدینہ صَلَّی اللہ تَعَالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم نے ارشاد فرمایا،" سفید بالوں والے مسلمان اورافراط و تفریط سے بچنے والے عاملِ قرآن کی تعظیم گویااللہ عزوجل کی تعظیم ہے۔"

(سُنن ابوداؤد،کتاب الادب، باب فی تنزیل الناس منازلھم ج ۴، رقم ۴۸۴۳، ص ۳۴۴)

(۸)۔۔۔۔۔نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ((إنّ من إجلال اللّٰہ تعالیٰ إکرام ذي الشیبۃ المسلم)) ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے یہ بھی ہے کہ سفید بالوں والے مسلمان کی عزت کی جائے۔(والدین،زوجین اور اساتذہ کے حقوق ص ۹۸)

(۹)۔۔۔۔۔امام مالک نے روایت کی، سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے پہلے مہمانوں کی ضیافت

کی اور سب سے پہلے ختنہ کیا اور سب سے پہلے مونچھ کے بال تراشے اور سب سے پہلے سفید بال دیکھا۔ عرض کی، اے رب! یہ کیا ہے؟ پروردگار تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: "اے ابراہیم! یہ وقار ہے۔" عرض کی، اے میرے رب! میرا وقار زیادہ کر۔

(الموطأ"، کتاب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب ماجاء في السنۃ في الفطرۃ، الحدیث:۱۷۵۶، ج ۲، ص ۴۱۵.(بہارِ شریعت۔ جلد ۳ حصہ ۱۶ ص ۵۸۱)

سفید بال اکھاڑنا منع ہے

(۱۰)۔۔۔۔۔دیلمی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: "جو شخص قصداً سفید بال اکھاڑے گا، قیامت کے دن وہ نیزہ ہو جائے گا، جس سے اس کو بھونکا جائے گا۔

(کنزالعمال"، کتاب الزینۃ والتجمل، رقم: ۱۷۲۷۶، ج ۶، ص ۲۸۱.) (بہارِ شریعت۔ جلد ۳ حصہ ۱۶ ص ۵۸۱)

سفید بالوں میں خضاب لگانا

(۱۱)۔۔۔۔۔ صحیح بخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ "یہود و نصاریٰ خضاب نہیں کرتے، تم ان کی مخالفت کرو۔" یعنی خضاب کرو۔

(" صحیح البخاري"، کتاب أحادیث الأنبیاء، باب ماذکر عن بني اسرائیل، الحدیث:۳۴۶۲، ج ۲، ص ۴۶۲.)

(۱۲)۔۔۔۔۔ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ فتح مکہ کے دن ابوقحافہ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد) لائے گئے اور ان کا سر اور داڑھی ثغامہ (یہ ایک گھاس ہے) کی طرح سفید تھی۔ نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: "اس کو کسی چیز سے بدل دو (یعنی خضاب لگاؤ) اور سیاہی سے بچو۔" یعنی سیاہ خضاب نہ لگانا۔(" صحیح مسلم"، کتاب اللباس...إلخ، باب إستحباب خضاب الشیب بصفرۃ...إلخ، الحدیث:۸۰۔(۲۱۰۲)، ص ۱۱۶۴.)

(۱۳)۔۔۔۔۔ابو داود و نسائی نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ "آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو سیاہ خضاب کریں گے جیسے کبوتر کے پوٹے، وہ لوگ جنت کی خوشبو نہیں پائیں گے۔"

("سنن أبي داود"، کتاب الترجل، باب ماجاء في خضاب السواد، الحدیث:۴۲۱۲، ج۴، ص۱۱۸.
و"سنن النسائي"، کتاب الزینة من السنن، باب النھي عن الخضاب بالسواد، الحدیث:۵۰۸۵، ص۸۱۲.

(۱۴)۔۔۔۔۔ترمذی و ابو داود و نسائی نے ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: "سب سے اچھی چیز جس سے سفید بالوں کا رنگ بدلا جائے، منہدی یا کتم ہے۔" یعنی منہدی لگائی جائے یا کتم۔

("سنن الترمذي"، کتاب اللباس، باب ماجاء في الخضاب، الحدیث:۱۷۵۹، ج۳، ص۲۹۲.)

(۱۵)۔۔۔۔۔ابو داود نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے سامنے ایک شخص گزرا جس نے منہدی کا خضاب کیا تھا، ارشاد فرمایا: یہ خوب اچھا ہے۔ پھر ایک دوسرا شخص گزرا جس نے منہدی اور کتم کا خضاب کیا تھا، فرمایا: یہ اس سے بھی اچھا ہے۔ پھر ایک تیسرا شخص گزرا جس نے زرد خضاب کیا تھا، فرمایا: "یہ ان سب سے اچھا ہے۔" "سنن أبي داود"، کتاب الترجل، باب في خضاب الصفرة، الحدیث:۴۲۱۱، ج۴، ص۱۱۷.

(۱۶)۔۔۔۔۔ابن النجار نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ "سب سے پہلے منہدی اور کتم کا خضاب ابراہیم علیہ السلام نے کیا اور سب سے پہلے سیاہ خضاب فرعون نے کیا۔"

("الفردوس بمأثور الخطاب"، الحدیث:۴۷، ج۱، ص۳۵.)

(۱۷)۔۔۔۔۔طبرانی نے کبیر میں اور حاکم نے مستدرک میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ مومن کا خضاب زردی ہے اور مسلم کا خضاب سرخی ہے اور کافر کا خضاب سیاہی ہے۔" المستدرک"، کتاب معرفة الصحابة، باب الصفرة خضاب المؤمن...إلخ، الحدیث:۶۲۹۶، ج۴، ص۶۷۵.)

واقعہ نمبر (۲۳)

جنت کے سبز حُلّے

حضرت سیدنا ابراہیم بن عبد اللہ بن علاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں نے ابوعامر واعظ علیہ رحمۃ اللہ الواحد کو یہ فرماتے ہوئے سنا: " ایک مرتبہ میں مسجد نبوی شریف کی نور بار فضاؤں میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک ایک کالا غلام آیا جس کے پاس ایک خط تھا، اس نے وہ خط مجھے دیا اور پڑھنے کو کہا۔ میں نے خط کھولا تو اس میں یہ مضمون لکھا تھا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

ترجمہ:(اے ابو عامر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ!)اللہ عزوجل نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اُمورِ آخرت میں غور وخوض کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو(لوگوں سے)عبرت حاصل کرنے کی توفیق بخشی ،اور خلوت نشینی کی عظیم دولت سے سرفراز فرمایا،اے ابو عامر !بے شک میں بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ان بھائیوں میں سے ہوں جو سفر آخرت کے مسافر ہیں۔ مجھے خبر ملی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدینہ منورہ میں آئے ہوئے ہیں ،مجھے اس بات سے بہت خوشی ہوئی اور میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کا متمنی ہوں اور مجھے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحبت اختیار کرنے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی گفتگو سننے کا اتنا شوق ہے کہ میرا رواں رواں آپ کے دیدار کی طلب میں تڑپ رہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس کریم ذات کا واسطہ جس نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو محبت کے جام پلائے مجھے اپنی قدم بوسی اور زیارت سے محروم نہ کیجئے گا (برائے کرم میرے غریب خانہ پر تشریف لائیے اور مردہ دلوں کو جلا بخشئے) ۔والسّلام۔

حضرت سیدنا ابو عامر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:" میں اسی وقت اس خط لانے والے غلام کے ساتھ اس کے آقا کے گھر کی طرف چل دیا، ہم چلتے ہوئے ایک ویران جگہ پر پہنچے، وہاں ایک خستہ حال ٹوٹا پھوٹا گھر تھا۔ غلام نے مجھے دروازے کے پاس کھڑا کیا اور کہا:"آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) تھوڑی دیر یہاں انتظار فرمائیں، میں آپ کے لئے اجازت طلب کرتا ہوں۔ چنانچہ میں وہاں انتظار کرنے لگا۔ کچھ دیر کے بعد غلام نے آکر کہا:"حضور! اندر تشریف لے آئے۔"جب میں کمرے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ کمرہ نہایت بوسیدہ اور خالی ہے، اس کا دروازہ کھجور کے تنے سے بنا ہوا ہے اور ایک نہایت کمزور و نحیف شخص قبلہ رو بیٹھا ہوا ہے، چہرے پر خوف و کرب کے آثار نمایاں ہیں اور اسے دیکھ کر مجھے احساس ہوا کہ یہ شدید غم و پریشانی میں ہے۔ کثرت بکاء (یعنی بہت زیادہ رونے) کی وجہ سے اس کی آنکھیں بھی ضائع ہو چکی تھیں۔ میں نے اسے سلام کیا، اس نے سلام کا جواب دیا۔ جب میں نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ اندھا اور اپاہج بھی ہے اور نہایت غم و الم میں مبتلا ہے اور اسے جذام کی بیماری بھی لاحق ہے۔ پھر اس نے مجھ سے کہا:"اے ابو عامر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)! اللہ عزوجل آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل کو گناہوں کی بیماری سے حفاظت میں رکھے، میں ہمیشہ اس بات کا خواہش مند رہا ہوں کہ آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی صحبت اختیار کروں اور آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) سے نصیحت آموز گفتگو سنوں، اے ابو عامر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)! مجھے ایک ایسا زخمِ دل لاحق ہے کہ تمام واعظین و ناصحین بھی اس کا علاج نہ کرسکے اور اطباء اس کے علاج سے عاجز آچکے ہیں۔ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی تجویز کردہ دوا اور مرہم زخموں کے لئے بے حد سود مند ہے، برائے کرم! میرے زخمی دل کا علاج فرمائیں اگرچہ دوا کتنی ہی تلخ و ناگوار کیوں نہ ہو، میں شفاء کی امید لگائے دوا کی تلخی و ناگواری برداشت کرلوں گا۔"

حضرت سیدنا ابو عامر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اس بزرگ کی یہ بات سن کر مجھ پر رُعب ودبدبہ طاری ہو گیا، اس کی باتوں میں مجھے بڑی حقیقت نظر آئی۔ میں کافی دیر خاموش رہا اور غور و فکر کرتا رہا پھر میں نے اس بزرگ سے کہا: "اگر تم اپنی بیماری کا علاج چاہتے ہو تو اپنی نظر کو عالم ملکوت کی طرف پھیرو، اپنے کانوں کو اسی عالم کی طرف مشغول کر لو اور اپنے ایمان کی حقیقت کو جنت ماوٰی کی طرف منتقل کر لو۔ اگر ایسا کرو گے تو ربِّ کائنات عزوجل نے اپنے مقرب بندوں کے لئے جو نعمتیں اور آسائشیں اس میں رکھی ہیں وہ تم پر منکشف ہو جائیں گی۔ اسی طرح پھر اپنی تمام توجہ جہنم کی طرف کرو اور اس میں غور و فکر کرو اور حقیقی نظر سے اس کو دیکھو تو تمہیں وہ تمام عذاب و مصائب نظر آجائیں گے جو اللہ جلّ جلالہ کے دشمنوں اور نافرمانوں کے لئے تیار کئے گئے ہیں۔ اگر اس طرح کرو گے تو تمہیں دونوں چیزوں میں فرق معلوم ہو جائے گا اور یہ بات بالکل واضح ہو جائے گی کہ نیکوں اور بدوں کی موت برابر نہیں۔"

حضرت سیدنا ابو عامر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میری یہ بات سن کر وہ بزرگ رونے لگے اور سرد آہیں بھرنے لگے اور ایک چیخ مار کر کہنے لگے: "اے ابو عامر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)! اللہ عزوجل کی قسم! تمہاری دوا نے فوراً میرے زخمی دل پر اثر کیا ہے، میں اُمید رکھتا ہوں کہ تمہارے پاس مجھے ضرور شفاء نصیب ہو جائے گی، رحیم و کریم پروردگار عزوجل آپ پر رحم فرمائے۔ مجھے مزید نصیحت فرمائیے۔"

حضرت سیدنا ابو عامر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، پھر میں نے اس بزرگ سے کہا: "اے مرد صالح! اللہ عزوجل تجھے اس وقت بھی دیکھتا ہے جب تو تنہائی میں ہوتا ہے اور جب تو جلوت میں ہوتا ہے تو بھی وہ تجھے دیکھتا ہے۔" تو اس بزرگ نے پہلے کی طرح پھر چیخ ماری پھر فرمایا: "وہ کون سی ہستی ہے جو میرے گناہوں کو معاف کرے، جو میرے غم و حزن کو دور کرے اور میری خطاؤں کو معاف کرے؟ اے میرے رحیم و کریم پروردگار عزوجل

! تیری ہی ذات ایسی ہے جو میری مدد گار ہے، اور میں تجھی پر بھروسہ کرتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔" اتنا کہنے کے بعد وہ بزرگ زمین پر گرے اور ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

حضرت سیدنا ابو عامر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:"کچھ دیر بعد ایک لڑکی وہاں آئی جس نے اُون کا کرتہ پہنا ہوا تھا اور اُون ہی کی چادر اوڑھی ہوئی تھی اور اس کے ماتھے پر سجدوں کی کثرت کی وجہ سے نورانی نشانات بن چکے تھے، روزوں کی کثرت کی وجہ سے اس کا رنگ زرد ہو گیا تھا اور طویل قیام کی وجہ سے پاؤں سوجھے ہوئے تھے۔ اس نے مجھ سے کہا :"اے عارفین کے دلوں کو تقویت دینے والے اور اے غم زدوں کی مصیبتوں کو حل کرنے والے! تو نے بہت اچھا کیا، ان شاء اللہ عزوجل تمہارا یہ عمل رائیگاں نہیں جائے گا، اے ابو عامر! یہ بزرگ میرے والد تھے اور تقریباً بیس سال سے کوڑھ کی بیماری انہیں لاحق تھی، یہ ہر وقت نماز ہی میں مشغول رہتے یہاں تک کہ یہ اپاہج ہو گئے، رونے کی کثرت کی وجہ سے ان کی آنکھیں ضائع ہو گئیں اور یہ اللہ رب العزت سے امید رکھتے تھے کہ آپ سے ملاقات ضرور ہو گی۔" اور یہ فرمایا کرتے تھے:" میں ایک مرتبہ حضرت سیدنا ابو عامر واعظ علیہ رحمۃ اللہ الواحد کی محفل میں حاضر ہوا تھا۔ ان کی پُر اثر باتوں نے میرے مردہ دل کو زندہ کر دیا، اور مجھے خوابِ غفلت سے بیدار کر دیا، اگر دوبارہ کبھی میں ان کی محفل میں چلا گیا یا ان کی باتیں سن لیں تو میں ان کی باتیں سن کر ہلاک ہو جاؤں گا، پھر وہ لڑکی کہنے لگی: " اے ابو عامر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)! اللہ عزوجل تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے کہ تم نے میرے والد کو وعظ و نصیحت کی اور ان کو سکون و آرام مہیا کیا، اللہ عزوجل تمہیں اس کا اچھا صلہ عطا فرمائے۔"

پھر وہ لڑکی اپنے باپ کے پاس آئی اور اس کی آنکھوں کو بوسہ دینے لگی اور روتے ہوئے کہنے لگی:"اے وہ عظیم شخص جس نے اللہ عزوجل کے خوف سے رو رو کر اپنی آنکھیں

گنوا دیں ! اے میرے کریم باپ !تجھے تیرے رب عزوجل کے عذاب کی وعیدوں نے ہلاک کردیا، تم ہمیشہ اپنے رب عزوجل کے خوف سے گریہ وزاری کرتے رہے اور دعاء و استغفار میں مشغول رہے۔"

میں نے اس سے پوچھا:"اے نیک بندی !تو اتنا کیوں رورہی ہے ؟"اور اتنی غمزدہ کیوں ہورہی ہے، تمہارے والدِ گرامی تو اب دارالجزاء میں جاچکے ہیں اور وہ اپنے ہر عمل کا بدلہ دیکھ چکے ہوں گے اوران کے اعمال ان کے سامنے پیش کردیئے جائیں گے اگر ان کے اعمال اچھے تھے تو ان کے لئے خوشخبری ہے اور اگر اعمال نامقبول تھے تو یہ افسوس ناک بات ہے۔"

یہ سن کر اس لڑکی نے بھی اپنے باپ کی طرح چیخ ماری اور تڑپنے لگی اوراسی حالت میں ان کی روح بھی عالم بالا کی طرف پرواز کرگئی۔ پھر میں عصر کی نماز کے لئے مسجد نبوی شریف علٰی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں حاضر ہوا اور میں نے نماز کے بعد ان دونوں باپ بیٹی کے لئے خوب رورو کر دعا کی، پھر وہ غلام آیا اور اس نے اطلاع دی کہ ان دونوں کی تکفین ہوچکی ہے، آپ نماز جنازہ کے لئے تشریف لے چلیں۔ پھر ہم نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور انہیں دفنا دیا گیا۔ پھر میں نے لوگوں سے دریافت کیا:" یہ باپ بیٹی کون تھے ؟"تو مجھے بتایا گیا:"یہ حضرت سیدنا حسن بن علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اولاد سے ہیں۔

حضرت سیدنا ابوعامر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:" مجھے کافی دنوں تک ان کی موت کا افسوس رہا پھر ایک رات میں نے ان دونوں باپ بیٹی کو خواب میں دیکھا، انہوں نے سبز جنّتی حُلّے زیب تن کئے ہوئے تھے۔ میں نے ان کو دیکھ کر کہا:" مرحبا! تمہیں مبارک ہو، میں تو تمہاری وجہ سے بہت غمگین تھا، "مَافَعَلَ اللہُ بِکُمَا تمہارے ساتھ اللہ عزوجل نے کیا معاملہ فرمایا؟"اس بزرگ نے فرمایا: "ہمیں بخش دیا گیا اور ہمیں نعمتیں ملیں، ان میں تم بھی ہمارے ساتھ شریک ہو۔" (عیون الحکایات جلد۔۱۔ص ۱۱۶۔۱۱۷۔۱۱۸۔۱۱۹)

(اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم)

بعض بیان جادو ہوتے ہیں

یقیناً بعض وعظ و بیان جادو کی طرح اثر انداز ہوتے ہیں جیسے کہ حدیث میں آیا: خَاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''بلاشبہ بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب الخطبۃ، الحدیث:۵۱۴۶، ص۴۴۵۔) کہ غافل شخص جس کو سن کر غفلت سے بیدار ہو جاتا ہے۔اور وعظ و بیان کرنے کے فوائد کے ساتھ ساتھ نقصانات بھی ہیں،لہٰذا ہم پہلے وعظ کہنے اور سننے والوں کے آداب ذکر کرتے ہیں پھر اس کے فوائد و نقصانات ان شاء اللہ عزوجل۔

وعظ و نصیحت کرنے والے کے آداب

(وعظ و نصیحت کرنے والے کو چاہے کہ) تکبر سے بچتے ہوئے ہمیشہ اپنے مالکِ حقیقی سے حیا کرتا رہے، اپنی حاجت بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں پیش کرے۔اس بات کا خواہش مند ہو کہ سننے والے وعظ و نصیحت سے فائدہ حاصل کریں، اپنی خامیوں پر آگاہ ہو تو اپنے نفس کو ملامت کرے، سننے والوں کو سلامتی چاہنے والی نگاہ سے دیکھے، ان کی پوشیدہ باتوں کے متعلق حسنِ ظن رکھے، اپنی ذات کو طعن و تشنیع سے محفوظ رکھنے کے لئے لوگوں سے کوئی چیز طلب نہ کرے، ادب سکھاتے ہوئے نرمی سے کام لے، ابتداءً جسے وعظ و نصیحت کرے اس پر نرمی کرے، جو کہے اس پر عمل کرنے کا پختہ ارادہ کرے تاکہ لوگ اس کی باتوں سے فائدہ حاصل کریں۔(آدابِ دین ص۲۱)

وعظ و نصیحت سننے والے کے آداب

ہمیشہ خشوع و خضوع (عاجزی وانکساری) کی کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کرے، جو کچھ سنے اسے یاد رکھنے کی کوشش کرے، وعظ و نصیحت کرنے والے کے متعلق حسنِ ظن

رکھے، واعظ کی بات کے درست ہونے کا اعتقاد رکھے، ہمیشہ خاموش رہنے کی عادت اپنائے، مستقل مزاجی اختیار کرے، اپنے غموں اور فکروں کو مجتمع کرلے (یعنی دنیوی خیالات میں مشغول نہ رہے اور لوگوں پر) تہمت لگانے سے بچے۔ (آدابِ دین ص ۲۱)

وعظ وبیان کی حقیقت

امامِ غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں : (بے عملی کی صورت میں) وعظ و نصیحت کرنے سے اجتناب کر۔ کیونکہ اس میں بڑی آفتیں اور نقصان ہیں۔ مگر جب تیرا اپنے بیان و تقریر پر عمل ہو، تو اب لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنا درست ہے۔ (کہ اس صورت میں تیری زبان میں تاثیر پیدا ہوگی) حضرت سیِّدُنا عیسیٰ علیٰ نبیّنا وعلیہ الصَّلوٰۃ والسَّلام سے پروردگارِ عالم عزّوجلّ نے جو ارشاد فرمایا، اس میں خوب غور و فکر کرتا کہ نصیحت حاصل کرسکے۔ یَاابْنَ مَرْیَمَ عِظْ نَفْسَكَ فَاِنِ اتَّعَظْتَ فَعِظِ النَّاسَ وَاِلَّا فَاسْتَحِ مِنِّي۔ ترجمہ: اے ابن مریم! اپنے نفس کو نصیحت کر، اگر اس نے نصیحت قبول کرلی، تو پھر لوگوں کو نصیحت کرنا، ورنہ مجھ سے حیا کرو۔

(احیاء العلوم: کتاب العلم الباب السادس فی آفات العلم الخ ج ۱ ص ۹۱ دار صادر بیروت)

وعظ وبیان میں کن چیزوں کا خیال رکھا جائے؟

اگر معاملہ ایسا ہو کہ تجھے وعظ و بیان کرنا ہی پڑے تو دو باتوں سے پرہیز کرنا۔

پہلی بات: وعظ و بیان میں تَصَنُّع و بناوٹ، خوش کن عبارات، رنگین بیانی اور فُضول اشارات سے اجتناب کرنا۔ غیر مستند واقعات اور فُضول شعر و شاعری سے بھی پرہیز کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ تَصَنُّع اور بناوٹ سے کام لینے والوں کو ناپسند فرماتا ہے۔ کلام میں تَکَلُّف یا نُمُود و نُمائش کا حد سے تجاوُز کرنا باطن کے خراب ہونے اور دل کی غفلت پر دلالت کرتا ہے۔ بیان کا مقصد (اپنی قابلیت کا اظہار نہیں بلکہ) یہ ہے کہ بندہ آخرت کی تکالیف و عذاب کو

بُھلانہ پائے، اللہ تعالیٰ کی عبادت میں جو کوتاہیاں سرزد ہوئیں انہیں یاد کرے، فُضول ولایعنی کاموں میں ضائع کردہ اپنی عمر پر افسوس کرے، اور پیش آنے والے دشوار گزار مراحل کے بارے میں غور وفکر سے کام لے کہ ایمان پر خاتمہ نہ ہوا، تو کیا بنے گا؟ مَلَکُ الموت حضرت سیِّدُنا عزرائیل علیہ السَّلام جب روح قبض فرمائیں گے، تو کیسی حالت ہوگی؟ اور کیا مُنکَر نکیر کے سوالوں کے جوابات دینے کی طاقت وہمّت ہے؟ روزِ محشر کی سختیوں پر غور کرے، کہ کیا پلِ صراط کو آسانی سے پار کر لے گا یا" ھَاوِیَہ" میں گر جائے گا؟ اس کے دل میں ان معاملات کی یاد ہمیشہ آتی رہے اور اس سے قرار وسُکون چھن جائے، تو ایسے جذبات کے جوش اور ان مَصائب و آلام پر رونے کا نام بیان ہے۔ جبکہ لوگوں کو ان (بیان کردہ) معاملات کی طرف توجہ دلانا اور ان کی کوتاہیوں پر انہیں تنبیہ کرتے ہوئے، ان کے عیبوں سے انہیں آگاہ کرنا اس طرح ہو کہ اجتماع میں بیٹھے لوگوں پر رِقَّت طاری ہو اور یہ مَصائب و آفات (جو پیش آنے والے ہیں) انھیں افسردہ و غمزَدہ کردیں، تاکہ جہاں تک ہوسکے وہ اپنے برباد شدہ وقت پر افسوس کریں اور (نیکیوں میں خوب اضافہ کرکے) اس کی تلافی کریں۔ اور جو دن اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں بسر کیے، ان پر خوب حسرت وپشیمانی کا اظہار کریں۔ اس طریقے پر جامع کلام کو وعظ کہا جاتا ہے۔ مثلاً اگر دریا میں طغیانی ہو اور سیلاب کا رخ کسی کے گھر کی طرف ہو، اور اتفاق سے وہ اپنے اہل خانہ سمیت گھر میں موجود ہو، یقیناً تُو یہی کہے گا بچو! جلدی کرو! ان خطرناک لہروں سے بچنے کی کوشش کرو! اور کیا تیرا دل یہ چاہے گا، کہ اس نازک و پُر خَطر موقع پر صاحبِ خانہ کو پُر تکلُّف عبارات، تَصَنُّع وبناوٹ سے بھرپور نِکات اور اشارے سے خبر دے؟ ظاہر ہے تُو ایسا کبھی نہیں چاہے گا۔ (اور نہ ہی ایسی نادانی اور بے وقوفی کا مظاہرہ کریگا) پس یہی حال واعِظ و مُبلّغ کا ہے۔ اسے بھی چاہیے کہ وہ ان باتوں یعنی پُر تکلُّف عبارات اور تَصَنُّع وبناوٹ سے پرہیز کرے۔

دوسری بات : وعظ و بیان کرنے میں ہر گز تیری نیّت اور خواہش یہ نہ ہو کہ لوگوں میں واہ واہ کے نعرے بلند ہوں۔ اور وجد کی کیفیت ان پر طاری ہو۔ اور وہ گریباں چاک کر دیں۔ اور ہر طرف یہ شور ہو کہ کیسی اچھی محفل ہے۔ کیونکہ (اس خواہش کا دل میں پیدا ہونا) دنیا کی طرف جھکاؤ اور ریاکاری کی علامت ہے۔ اور یہ چیز حق سے غافل ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ ہونا تَو یہ چاہیے کہ تیرا عزم وارادہ یہ ہو کہ (تُو اپنے وعظ و بیان کے ذریعے) لوگوں کو دنیا سے آخرت کی طرف راغب کرے، گناہوں سے نیکیوں کی طرف، حرص ولالچ سے زہد و بے رغبتی کی طرف، بخل و کنجوسی سے سخاوت کی طرف، غرور سے تقوٰی وپرہیز گاری کی طرف، (ریاکاری سے اخلاص کی طرف ، تکبر سے عاجزی و انکساری کی طرف، غفلت سے بیداری کی طرف) مائل کرنے کی کوشش کرے۔ ان کے دلوں میں آخرت کی محبت پیدا کر کے دنیا کو ان کی نظروں میں قابل نفرت بنا دے۔ اور انہیں عبادت وزہد کے علم سے مالا مال کرے۔ کیونکہ انسان کی طبیعت میں اس بات کا غَلَبہ ہے کہ وہ شریعت مطہَّرہ کی سیدھی راہ سے پھر کر اللہ تعالٰی کی ناراضگی والے کاموں اور بیہودہ عادات و اطوار میں جلد مشغول ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ان کے دلوں میں خوفِ خدا عزّوجلّ اور تقوٰی و پرہیز گاری پیدا کر اور انہیں (وقتِ نزع اور قبر و آخرت میں) پیش آنے والے خطرات و مشکلات سے ہر ممکن ڈرانے کی کوشش کر، شاید ایسا کرنے سے ان کے ظاہری و باطنی مُعامَلات میں تبدیلی رُونُما ہو۔ اور وہ (سچّی توبہ کر کے) اللہ تعالٰی کی عبادت و اطاعت میں شوق و رغبت کا مظاہرہ کریں۔ معصیت و نافرمانی سے بیزاری اختیار کریں (اور سنّتوں کے سانچے میں ڈھل جائیں) یہی وعظ و بیان کا طریقہ ہے۔ اور ہر وہ وعظ و بیان جس میں یہ خوبیاں نہ ہوں تو وہ (وعظ و بیان) واعِظ و مُبلّغ اور ہر سننے والے کے لیے وبال کا باعث ہے۔ بلکہ یہاں تک کہا گیا ہے کہ وہ (واعِظ و مُبلّغ) مختلف رنگ بدلنے والا جن اور شیطان ہے۔ جو لوگوں کو سیدھی راہ سے دور کر کے انہیں ہلاکت و رسوائی، تباہی و بربادی کے گڑھے میں

پھینک دیتا ہے۔ پس لوگوں پر لازم ہے کہ وہ ایسے واعظ سے دور بھاگیں کیونکہ دین کو نقصان جتنا ایسے واعظ پہنچاتے ہیں اتنا شیطان بھی نہیں پہنچاتا۔ لہٰذا جسے قوت وطاقت حاصل ہو، اس پر یہ لازم اور ضروری ہے کہ وہ ایسے (فتنہ و فساد پھیلانے والے) واعظ کو (اگر ممکن ہو تو)مسلمانوں کے منبر سے نیچے اُتار دے، اور اسے ایسا(وعظ وبیان) کرنے سے (نہایت سختی سے) باز رکھے۔ کیوں کہ ایسا کرنا اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر یعنی نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا ہی ہے۔ (ایہاالولد ص ۴۴۔۴۵۔۴۶۔۴۷)

اللہ تعالٰی واعظین سے بروزِ قیامت مؤاخذہ فرمائے گا

(۱)۔۔۔۔۔۔اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب عزوجل و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے :"جو بندہ لوگوں کو وعظ ونصیحت کرتا ہے اللہ عزوجل اس سے پوچھ گچھ ضرور فرمائے گا۔" راوی کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ یہ بھی ارشاد فرمایا:"یہ ضرور پوچھے گا کہ تو نے اس وعظ سے کیانیت کی تھی۔"

(شعب الایمان، باب فی نشر العلم، الحدیث: ۱۷۸۷، ج۲، ص۲۸۷)

(۲)۔۔۔۔۔۔حضرت سیدنا جعفر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب بھی یہ حدیثِ مبارکہ سناتے تو رو پڑتے، پھر جب افاقہ ہوتا تو ارشاد فرماتے:"تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ تمہارے سامنے وعظ کرنے سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں حالانکہ میں جانتا ہوں کہ اللہ عزوجل قیامت کے دن مجھ سے پوچھے گا کہ تیرا وعظ سے مقصود کیا تھا؟" (جہنم میں لے جانے والے اعمال جلد۔۱۔ص ۳۱۱)

رقت انگیز بیان کے سبب بدمذہبی کے جراثیم نکل گئے

باب المدینہ (کراچی) کے علاقے گارڈن ویسٹ میں مقیم اسلامی بھائی اپنا بیان

کچھ اس طرح تحریر کرتے ہیں کہ دینی معلومات سے دوری کے باعث بد قسمتی سے میرا اٹھنا بیٹھنا بدمذہبوں میں تھا۔ اَلصُّحْبَۃُ مُؤَثِّرَۃٌ(صحبت اثر رکھتی ہے) کے مصداق آہستہ آہستہ میں اُنہی کے طور طریقے اپنانے لگا۔ اللہ بھلا کرے دعوتِ اسلامی والوں کا کہ جن کی بدولت خوفِ خدا اور عشقِ مصطفی کے ساتھ ساتھ اولیائے کرام کی عقیدت بھی نصیب ہوگئی۔ ہوا یوں کہ پندرھویں شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ کی شب ہمارے علاقے میں دعوتِ اسلامی کے زیر اہتمام اجتماعِ ذکر و نعت منعقد کیا گیا۔ اتفاقاً میں بھی وہاں پہنچ گیا۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی نے موت کے متعلق بیان فرمایا۔ میں نے ایسا پرسوز اور دل ہلا دینے والا بیان پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔ ایک عاشقِ رسول کی زبان سے موت کا رِقت انگیز بیان سن کر بدن پر لرزہ طاری ہو گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے میرے دل سے بدمذہبی کے جراثیم نکلنے لگے جن کی جگہ عشقِ رسول کی لازوال دولت جاگزیں ہونے لگی۔ پھر کیا تھا بیان کا اس قدر اثر ہوا کہ میں نے وہیں بیٹھے بیٹھے اپنے برے عقائد سے توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ گناہوں بھری زندگی سے بھی چھٹکارا حاصل کرنے کی نیت کرتے ہوئے اُسی اجتماع میں حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی غلامی کا پٹہ گلے میں ڈال لیا اور بیعت کی سعادت حاصل کرکے عطاری بن گیا۔ تادمِ تحریر میں عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اجتماعی اعتکاف کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اعتکاف کے دوران وقتاً فوقتاً لگنے والے حلقوں میں نہ صرف خوب خوب سنتیں سیکھ رہا ہوں بلکہ امیرِ اہلسنّت کے حکمت بھرے مدنی مذاکروں سے اپنی دینی معلومات میں اضافہ کر رہا ہوں۔ اب تو یقین ہو چکا ہے کہ یہی لوگ صحیح معنوں میں خوفِ خدا اور عشقِ مصطفی رکھنے والے ہیں۔ اللہ عزوجل دعوتِ اسلامی کے ماحول میں استقامت عطا فرمائے۔

(ڈانسر، نعت خواں بن گیا ص۲۸)

واقعہ (۲۴)

بے ادبوں سے دوری میں عافیت

حضرت سیدنا عبد اللہ الصنعانی قدس سرّہ الربّانی حضرت سیدنا حوثرہ بن محمد المقری علیہ رحمۃ اللہ الغنی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا یزید بن ہارون واسطی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے اِنتقال کے بعد چار راتیں گزر گئیں پھر میں نے انہیں خواب میں دیکھا تو پوچھا: "مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ "یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمانے لگے کہ میرے رحیم و کریم پروردگار عزوجل نے میری نیکیاں قبول فرمالیں اور میرے گناہ معاف فرمادیئے اور مجھے بہت سارے خُدّام عطا فرمائے۔میں نے پوچھا: "پھر اس کے بعد کیا ہوا؟ فرمایا:" کریم کرم ہی کرتا ہے، میرا مولیٰ عزوجل بہت کریم ہے، اس نے میرے سارے گناہ معاف فرمادیئے اور مجھے جنت میں داخل فرمادیا۔"میں نے پوچھا:" آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو یہ مقام و مرتبہ کِن اَعمال کی بدولت حاصل ہوا؟"

آپ نے ارشاد فرمایا:"ان پانچ چیزوں کے سبب حاصل ہوا:(۱)۔۔۔۔۔اجتماعِ ذکر میں شرکت (۲)۔۔۔۔۔گفتگو میں سچائی (۳)۔۔۔۔۔حدیث بیان کرنے میں امانت وصدق سے کام لینا (۴)۔۔۔۔۔نماز میں طویل قیام کرنا (۵)۔۔۔۔۔تنگدستی اور فقرو فاقہ کی حالت میں صبر و شکر کرنا۔"

میں نے پوچھا:" منکر نکیر کا معاملہ کیسا رہا؟" فرمایا:"اُس اللہ عزوجل کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی عبادت کے لائق ہے! منکر نکیر میری قبر میں آئے اور مجھے کھڑا کرکے سوالات کرنے شروع کردیئے:"(۱) تیرا رب عزوجل کون ہے؟(۲) تیرا دین کیا ہے؟(۳) تیرا نبی (علیہ السلام) کون ہے؟" ان کے یہ سوالات سن کر میں نے اپنی سفید

داڑھی سے مٹی جھاڑتے ہوئے کہا: "اے فرشتو! کیا تم مجھ سے سوال کرتے ہو؟ میں یزید بن ہارون واسطی ہوں، میں دنیا میں (اللہ عزوجل کی رضا کی خاطر) ساٹھ سال تک لوگوں کو علمِ دین سکھاتا رہا ہوں۔" میری یہ بات سن کر ان میں سے ایک فرشتے نے کہا: " اس نے سچ کہا ہے، یہ واقعی یزید بن ہارون واسطی علیہ رحمۃ اللہ القوی ہیں۔" پھر مجھ سے کہا: " اب تو دُلہن کی طرح سکون کی نیند سو جا، آج کے بعد تجھے کسی قسم کا غم و خوف نہ ہو گا۔"

پھر دوسرے فرشتے نے مجھ سے پوچھا: " کیا تُو نے جریر بن عثمان سے بھی کوئی حدیث سیکھی ہے ؟" میں نے کہا: " ہاں! وہ تو حدیث میں ثقہ (یعنی پختہ) راوی ہے۔" اس فرشتے نے کہا: " یہ بات ٹھیک ہے کہ وہ ثقہ راوی ہے لیکن وہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے بغض رکھتا ہے اس لئے وہ اللہ عزوجل کے ہاں ناپسندیدہ شخص ہے۔" حضرت سیدنا یزید بن ہارون واسطی علیہ رحمۃ اللہ القوی کو خواب میں دیکھنے والا واقعہ اس طرح بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ایکشخص حضرت سیدنا احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: "حضور! میں نے حضرت سیدنا یزید بن ہارون واسطی علیہ رحمۃ اللہ القوی کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: " **مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ** یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" تو انہوں نے جواب دیا: " میرے پاک پروردگار عزوجل نے میرے گناہوں کو بخش دیا، مجھ پر خوب کرم فرمایا لیکن مجھ پر عتاب بھی ہوا۔" مَیں ان کی یہ بات سن کر متعجب ہوا اور پوچھا: " آپ کی مغفرت بھی ہو گئی، آپ پر رحم بھی کیا گیا پھر عتاب بھی ہوا؟ "تو انہوں نے جواباً فرمایا: "ہاں! مجھ سے پوچھا گیا کہ اے یزید بن ہارون واسطی ! کیا تُو نے جریر بن عثمان سے کوئی حدیث نقل کی ہے ؟"میں نے کہا: 'ہاں! اللہ ربُّ العزّت عزوجل کی قسم! میں نے اس میں ہمیشہ بھلائی ہی پائی۔" پھر مجھ سے کہا گیا: "مگر وہ ابوالحسن حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے بغض رکھتا تھا۔"

عیون الحکایات جلد۔۱۔ص ۳۰۲۔۳۰۳

نوٹ : حضرت یزید بن ہارون رضی اللہ عنہ کے اس واقعہ کو مختلف انداز سے ان کتب میں بھی نقل کیا گیا ہے۔

تفسیر القرطبی۔جز۔۹۔ص ۳۶۳۔ تفسیر الرازی۔جز۔۲۔ص ۳۷۔ تفسیر ابی سعود۔جز۔۴۔ص ۳۲۔جامع بیان العلم و فضلہ لابن عبد الرّب۔جز۔۲۔ص ۱۱۵۔الکشف والبیان للثعلبی۔جز۷۔ص ۳۲۲۔شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ،جز۔۵۔ص۷ ۴۲۔شرف اصحاب الحدیث للخطیب البغدادی۔جز۔۱۔ص ۲۷۵۔۲۷۶۔

محفوظ سدا رکھنا شہا بے ادبوں سے	اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

(اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل !ہمیں تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان اور تمام اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی سچی محبت عطا فرما، ہمارے دلوں کو ان کی محبت سے معمور فرما، ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما، تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان پر خوب رحمتوں کی برسات فرما اور ان پاکیزہ ہستیوں کے صدقے ہماری مغفرت فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم)

خوبصورت آنکھیں

حضرت سیدنا حسن بن عرفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے "واسط" میں حضرت سیدنا یزید بن ہارون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا، آپ کی آنکھیں سب سے زیادہ خوبصورت تھیں پھر کچھ عرصہ بعد میں نے انہیں دیکھا تو وہ نابینا ہو چکے تھے، میں نے پوچھا:"اے ابو خالد ! آپ کی خوبصورت آنکھوں کو کیا ہوا؟" تو انہوں نے ارشاد فرمایا: "انہیں سحر کا رونا لے گیا۔ (جہنم میں لے جانے والے اعمال جلد اوّل ص ۸۲)

اللہ والوں کی گریہ وزاری

بزرگانِ دین رحمہم اللہ المبین کا خوفِ خدا ملاحظہ ہو:

(۱)۔۔۔۔۔حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس قدر روئے کہ ٹپکنے والے مشکیزے کی طرح ہو گئے۔ (جہنم میں لے جانے والے اعمال جلد اوّل ص ۸۱)

(۲)۔۔۔۔۔اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد حضرت سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتنی کثرت سے روئے کہ آنکھیں کمزور ہو گئیں۔

(۳)۔۔۔۔۔حضرت سیدنا عبدالرحمن بن یزید بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے یزید بن مرثد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: "کیا بات ہے کہ میں نے آپ کی آنکھ کو کبھی خشک نہیں پایا؟" تو انہوں نے جواب دیا:"تم یہ سوال کیوں کر رہے ہو؟" میں نے عرض کی: "اِس لئے کہ شاید اللہ عزوجل اس کے ذریعے مجھے نفع بخشے۔" تو انہوں نے ارشاد فرمایا: "اے میرے بھائی! اللہ عزوجل نے مجھے خبردار کیا ہے کہ اگر میں نے اس کی نافرمانی کی تو وہ مجھے جہنم میں قید کر دے گا۔اللہ عزوجل کی قسم! اگر وہ مجھے حمام میں قید کرنے کی بھی وعید سناتا تب بھی میں اس بات کا حق دار تھا کہ میری کوئی آنکھ خشک نہ ہوتی۔" میں نے پوچھا: "کیا تنہائی میں بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی حال ہوتا ہے؟" تو انہوں نے ارشاد فرمایا:"تم یہ کیوں پوچھ رہے ہو؟" میں نے عرض کیا"شاید اللہ عزوجل مجھے اس سے نفع پہنچائے،تو انہوں نے جواب میں فرمایا: "اللہ عزوجل کی قسم! جب میں اپنی زوجہ کے پاس ہم بستری کے ارادے سے جاتا ہوں تو یہی خیال میرے ارادے کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور جب میرے سامنے کھانا رکھا جاتا ہے تب بھی یہی خیال میرے اور کھانے کے درمیان حائل ہو جاتا ہے یہاں تک کہ میری زوجہ اور بچے بھی رو پڑتے ہیں حالانکہ وہ یہ بھی نہیں جان سکتے کہ کیوں رو رہے ہیں؟ بسا اوقات میری زوجہ بے قرار ہو کر کہتی ہے ہائے افسوس! میں نے آپ کے ساتھ اس دنیوی زندگی میں اتنے غم پائے ہیں کہ میری آنکھوں نے کبھی ٹھنڈک اور قرار پایا ہی نہیں۔" (جہنم میں لے جانے والے اعمال جلد اوّل ص ۸۱)

(۴)۔۔۔۔۔حضرت سیدنا جعفر بن سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:"حضرت سیدنا ثابت بنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں میں تکلیف ہوئی تو طبیب نے عرض کی: "آپ مجھے ایک چیز کی ضمانت دے دیں تو آپ کی آنکھیں ٹھیک ہو جائیں

گی۔"آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا: "وہ کیا ہے؟" تو طبیب نے عرض کی: "رویانہ کریں۔" تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: "جو آنکھ نہ روئے ایسی آنکھ میں بھلا کون سی بھلائی رہ جاتی ہے۔(جہنم میں لے جانے والے اعمال جلد اوّل ص ۸۱۔۸۲)

مغفرت توں بھرا اجتماع

حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِمدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اللہ عزوجل کے کچھ سیّاح (یعنی سیر کرنے والے) فرشتے ہیں، جب وہ محافِلِ ذکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں: (یہاں) بیٹھو۔ جب ذاکرین (یعنی ذِکر کرنے والے) دُعا مانگتے ہیں تو فرشتے اُن کی دُعا پر اٰمین (یعنی "ایسا ہی ہو") کہتے ہیں۔ جب وہ نبی پر دُرُود بھیجتے ہیں تو وہ فرشتے بھی ان کے ساتھ مل کر دُرُود بھیجتے ہیں حتی کہ وہ مُنتَشِر (یعنی اِدھر اُدھر) ہو جاتے ہیں، پھر فرشتے ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ اِن خوش نصیبوں کے لئے خوشخبری ہے کہ وہ مغفرت کے ساتھ واپس جا رہے ہیں۔

(جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۳ ص۱۲۵ حدیث ۷۷۵۰)

مسجد آباد کرنے کے تین فضائل

سبحان اللہ! ذِکر و دُرُود کی محفلوں کی بھی کیا بات ہے! یاد رہے! سنتوں بھرے اجتماعات، درس کے مَدَنی حلقے اور اجتماعِ ذکر و نعت وغیرہ بھی ذکر ہی کی محفلیں ہیں۔ کس قَدَر خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اِس طرح کے رَحمتوں بھرے اجتماعات میں دل لگا کر شرکت فرماتے ہیں اور پھر اللہ عزوجل کی رَحمت سے مغفرت یافتہ اُٹھتے ہیں۔ البتہ ایسے مغفرت بھرے اجتماعات میں شرکت کی سعادت ہر ایک کو نہیں ملا کرتی یہ فَقَط خوش قسمت حضرات ہی کا حصہ ہے۔ عموماً دَرس و بیان مساجِد میں ہُوا کرتے ہیں

اور مساجِد کے اندر ہونے والے مَدَنی حلقوں میں بیٹھناچُونکہ بَہُت زیادہ ثواب کا باعِث ہوتا ہے لہٰذا شیطان مسجِد میں دل لگنے ہی نہیں دیتا۔ ''مسجِد بھرو تحریک'' جاری فرمایئے اور مسجِد یں خوب خوب آباد کیجئے اور شیطٰن کو ناکام و نامُراد کیجئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد الرَّحمٰن بن مَعْقِل رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سے بیان کیا جاتا تھا کہ اَلْمَسْجِدُ حِصْنٌ حَصِینٌ مِّنَ الشَّیْطٰن یعنی مسجد شیطان سے بچنے کے لیے ایک مضبوط قلعہ (قَل۔عَہ) ہے۔ (مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ ج۸ ص ۱۷۲) مزید تحریص (یعنی حرِص دلانے) کیلئے مسجِد کے فضائل پر مبنی تین فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم پیش کئے جاتے ہیں: (1) بے شک اللہ عزوجل کے گھروں کو آباد کرنے والے ہی اللہ والے ہیں۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَطج ۲ص ۵۸حدیث ۲۵۰۲) (2) جو مسجد سے مَحَبَّت کرتا ہے اللہ عزوجل اُسے اپنا محبوب بنا لیتاہے (ایضًا ج۴ص ۴۰۰حدیث ۶۳۸۳) (ایضًا ج۴ص ۴۰۰حدیث ۶۳۸۳) (3) جب کوئی بندہ ذِکر یا نماز کے لئے مسجِد کو ٹھکانا بنالیتاہے تو اللہ عزوجل اُس کی طرف رحمت کی نظر فرماتاہے جیسا کہ جب کوئی غائب آتا ہے تو اس کے گھر والے اس سے خوش ہوتے ہیں۔ (اِبن ماجہ ج۱ ص۴۳۸حدیث ۸۰۰)

سچ کا ثواب

قرآن پاک میں کئی مقامات پر سچ بولنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے چنانچہ ارشاد ہوتاہے،

(۱) هٰذَا يَوۡمُ يَنۡفَعُ الصّٰدِقِيۡنَ صِدۡقُهُمۡ ؕ لَهُمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۱۱۹﴾

ترجمہ کنزالایمان: یہ ہے وہ دن جس میں سچوں کو ان کا سچ کام آئے گا ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ ہے بڑی کامیابی۔ (پ7، المائدہ: 119)

(۲) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ(۱۱۹)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو۔ (پ11، التوبہ: 119)

(۳) مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ﳲ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًاۙ(۲۳)

ترجمہ کنزالایمان: مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنھوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے اور وہ ذرا نہ بدلے۔ (پ21، الاحزاب: 23)

(۴) لِّیَجْزِیَ اللّٰهُ الصّٰدِقِیْنَ بِصِدْقِهِمْ

ترجمہ کنزالایمان: تاکہ اللہ سچوں کو ان کے سچ کا صلہ دے۔ (پ21، الاحزاب: 24)

(۵) وَ الصّٰدِقِیْنَ وَ الصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِیْنَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَ الْخٰشِعِیْنَ وَ الْخٰشِعٰتِ وَ الْمُتَصَدِّقِیْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَ الصَّآىٕمِیْنَ وَ الصّٰٓىٕمٰتِ وَ الْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا(۳۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور سچے اور سچیاں اور صبر والے اور صبر والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔" (پ22، الاحزاب: 35)

(۶) وَالَّذِیۡ جَآءَ بِالصِّدۡقِ وَ صَدَّقَ بِہٖۤ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ ﴿۳۳﴾لَہُمۡ مَّا یَشَآءُوۡنَ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ؕ ذٰلِکَ جَزٰٓؤُا الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿ۚۖ۳۴﴾لِیُکَفِّرَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ اَسۡوَاَ الَّذِیۡ عَمِلُوۡا وَ یَجۡزِیَہُمۡ اَجۡرَہُمۡ بِاَحۡسَنِ الَّذِیۡ کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۳۵﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے انکی تصدیق کی یہی ڈروالے ہیں ان کے لئے ہے جو وہ چاہیں اپنے رب کے پاس نیکوں کا یہی صلہ ہے تا کہ اللہ ان سے اتاردے برے سے برا کام جو انہوں نے کیا اور انہیں ان کے ثواب کا صلہ دے اچھے سے اچھے کام پر جو وہ کرتے تھے۔"

سچ کے بارے میں احادیثِ مبارکہ

(۱)۔۔۔۔۔جو دو سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "سچائی کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنت میں ہیں اور جھوٹ سے بچتے رہو کیونکہ یہ گناہ کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جہنم میں لے جانے والے ہیں۔

(۲)۔۔۔۔۔جو دو سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "سچائی کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنت میں ہیں اور جھوٹ سے بچتے رہو کیونکہ یہ گناہ کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جہنم میں لے جانے والے ہیں۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، باب الکذب، رقم ۵۷۰۴، ج۷، ص ۴۹۴)

(۳)۔۔۔۔۔حضرتِ سیدنا معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ

علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "سچائی کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور یہ دونوں جنت میں ہیں اور جھوٹ سے بچتے رہو کیونکہ یہ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور یہ دونوں جہنم میں لے جانے والے ہیں۔" (طبرانی کبیر، رقم ۸۹۴،ج۱۹، ص ۳۸۱)

(۴)۔۔۔۔۔حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مدد گار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "بیشک سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور بے شک بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل کے نزدیک صدیق یعنی بہت سچ بولنے والا ہو جاتا ہے جبکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور بے شک بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل کے نزدیک کذّاب یعنی بہت بڑا جھوٹا ہو جاتا ہے۔"

(بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالی، رقم ۶۰۹۴، ج۴، ص ۱۲۵)

(۵)۔۔۔۔۔حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا، "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جنتی عمل کون سا ہے؟" آپ نے ارشاد فرمایا کہ " سچ بولنا، بندہ جب سچ بولتا ہے تو نیکی کرتا ہے اور جب نیکی کرتا ہے محفوظ ہو جاتا ہے اور جب محفوظ ہو جاتا ہے تو جنت میں داخل ہو جاتا ہے" پھر اس شخص نے عرض کیا، " یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! جہنم میں لے جانے والا عمل کونسا ہے؟" فرمایا کہ " جھوٹ بولنا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو گناہ کرتا ہے اور جب گناہ کرتا ہے تو ناشکری کرتا ہے اور جب ناشکری کرتا ہے تو جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ ابن عمرو بن العاص، رقم، ۶۶۵۲، ج۲ ص ۵۸۹)

(۶)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں، (۱) جب بولو تو سچ بولو، (۲) جب وعدہ کرو تو اسے پورا کرو، (۳) جب امانت لو تو اسے ادا کرو، (۴) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، (۵) اپنی نگاہیں نیچی رکھا کرو اور (۶) اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البر والصلۃ والاحسان.. الخ، باب الصدق الخ، رقم ۲۷۱، ج۱، ص ۲۴۵)

(۷)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "تم میری چھ باتیں قبول کرلو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں، (۱) جب تم میں سے کوئی گفتگو کرے تو جھوٹ نہ بولے، (۲) جب وعدہ کرے تو اسے پورا کرے، (۳) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت نہ کرے، (۴) اپنی نگاہوں کو نیچے رکھو، (۵) اپنے ہاتھوں کو روکو اور (۶) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔"

(مسند ابی یعلی الموصلی، مسند انس بن مالک، رقم ۴۲۴۱، ج۳، ص ۴۴۳)

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سیِّد عالم، نُورِ مجسَّم صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں جو بھی خطبہ ارشاد فرمایا اس میں فرمایا: ''اس کا کوئی ایمان نہیں جو امانت دار نہیں اور اس کا کوئی دین نہیں جو وعدہ پورا نہیں کرتا۔

المسند للامام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک، الحدیث: ۱۲۳۸۶، ج۴، ص ۲۷۱۔

امانت نہ ادا کرنے کا وبال

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: "اللہ عزوجل کی راہ میں مرنا امانت کے علاوہ تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے، (پھر ارشاد فرمایا) بندے کو

قیامت کے دن لایا جائے گا اگرچہ وہ اللہ عزوجل کی راہ میں قتل کیا گیا ہو اور اس سے کہا جائے گا: "اپنی امانت ادا کر۔" وہ عرض کریگا: "اے رب عزوجل! کیسے ادا کروں حالانکہ دنیا تو ختم ہو گئی۔" پس (فرشتوں سے) کہا جائے گا: "اسے ھَاوِیَہ کی طرف لے جاؤ۔" وہ اسے لے کر ھَاوِیَہ کی جانب چل دیں گے اور اس کی امانت اسی ہیئت میں لائی جائے گی جس میں اس دن تھی جب اسے دی گئی تھی، تو وہ اسے دیکھتے ہی پہچان لے گا اور اس کے پیچھے جائے گا یہاں تک کہ اسے حاصل کرلے گا اور اپنے کندھے پر اٹھالے گا حتی کہ جب اسے یقین ہو جائے گا کہ وہ باہر آگیا ہے تو وہ اس کے کندھے سے گر جائے گی اور وہ ہمیشہ اس کے پیچھے جاتا ہی رہے گا۔ پھر فرمایا: "نماز ایک امانت ہے، وضو بھی امانت ہے، وزن اور ماپ بھی امانت ہیں اور دیگر اشیاء شمار کیں اور ان میں سخت ترین ودیعت ہے۔" حضرت سیدنا زاذان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: "میں حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور ان سے عرض کی: "کیا آپ نہیں جانتے کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا ایسا کہا ہے؟" تو انہوں نے ارشاد فرمایا: "انہوں نے سچ کہا ہے، کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانِ عالیشان نہیں سنا:

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَاۙ - (پ5، النساء:58)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو۔

(شعب الایمان، باب فی الامانات ووجوب ادائھا الی اھلھا، الحدیث: ۵۲۶۶، ج۴، ص ۳۲۳)

امانت دار چرواہے کی حکیمانہ باتیں

حضرت سیدنا نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "ایک مرتبہ میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ مدینہ منورہ کی ایک وادی میں گیا۔ ہمارے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے۔ گرمی اپنے جوبن پر تھی گویا سورج آگ برسا رہا تھا۔ ہم نے ایک سایہ

دار جگہ میں دستر خوان لگایا اور سب مل کر کھانا کھانے لگے۔ تھوڑی دیر بعد ہمارے قریب سے ایک چرواہا گزرا، حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس سے فرمایا: " آیئے! آپ بھی ہمارے ساتھ کھانا تناول فرمایئے۔" چرواہے نے جواب دیا: "میرا روزہ ہے ۔" آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس سے فرمایا:" تو اس شدید گرمی کے عالم میں سارا دن جنگل میں بکریاں چراتا ہے، تو اتنی مشقت کا کام کرتا ہے اور پھر بھی تو نے نفلی روزہ رکھا ہوا ہے؟ کیا تجھ پر نفلی روزہ رکھنا ضروری ہے؟" یہ سن کر وہ چرواہا کہنے لگا:"کیا وہ وقت آ گیا جن کے بارے میں قرآن پاک میں فرمایا گیا:

كُلُوا وَ اشْرَبُوا هَنِيْٓــًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿۲۴﴾

ترجمہ کنزالایمان: کھاؤاور پیؤ رچتا ہوا ،صلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجا۔(پ29، الحاقۃ:24)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس چرواہے کی حکیمانہ باتیں سن کر بڑے حیران ہوئے اور اس سے فرمانے لگے: " تم ہمیں ایک بکری فروخت کر دو ہم اسے ذبح کریں گے، اور تمہیں بکری کی مناسب قیمت بھی دیں گے۔" آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ بات سن کر وہ چرواہا عرض گزار ہوا:" حضور! یہ بکریاں میری ملکیت میں نہیں بلکہ یہ میرے آقا کی ہیں، میں تو غلام ہوں میں انہیں کیسے فروخت کر سکتا ہوں؟" آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی امانت داری سے بہت متاثر ہوئے۔ اور ہم سے فرمایا: "یہ بھی تو ممکن تھا کہ یہ چرواہا ہمیں بکری بیچ دیتا اور جب اس کا آقا پوچھتا تو جھوٹ بول دیتا کہ بکری کو بھیڑیا کھا گیا لیکن دیکھو یہ کتنا امین و متقی چرواہا ہے۔" چرواہے نے بھی یہ بات سن لی۔ اس نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور یہ کہتے ہوئے وہاں سے چلا گیا، "اگر چہ میرا آقا مجھے نہیں دیکھ رہا لیکن میرا پروردگار عزوجل تو مجھے دیکھ رہا ہے، میرا رب عزوجل تو میرے ہر ہر فعل سے باخبر ہے۔" حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس چرواہے کی باتوں اور نیک

سیرت سے بہت متاثر ہوئے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس چرواہے کے مالک کے پاس پہنچے اور اس نیک چرواہے کو خرید کر آزاد کر دیا اور ساری بکریاں بھی خرید کر اس چرواہے کو ہبہ کر دیں۔

(عیون الحکایات جلد اول ص۱۵۷)

خیانت کے متعلق تین فرامین باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾ (پ۹،الانفال:۲۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ و رسول سے دغا نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت۔

وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ كَیْدَ الْخَآىٕنِیْنَ ﴿۵۲﴾ (پ۱۲،یوسف:۵۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ دغابازوں کا مکر نہیں چلنے دیتا۔

وَ اِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِیَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَیْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْخَآىٕنِیْنَ ﴿۵۸﴾ (پ۱۰،الانفال:۵۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر تم کسی قوم سے دغا کا اندیشہ کرو تو ان کا عہد ان کی طرف پھینک دو برابری پر بے شک دغا (عہد شکنی) والے اللہ کو پسند نہیں۔

خیانت کے متعلق دو فرامین مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

(۱)۔۔۔۔۔جس کو امانت کا پاس نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں اور جسے عہد کا لحاظ نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔ (ابن حبان، کتاب الایمان، باب فرض الایمان،۲۰۸/۱،حدیث:۱۹۴)

(۲)۔۔۔۔۔منافق کی تین نشانیاں ہیں:(۱)جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۲)جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے اور (۳)جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب بیان خصال المنافق، ص۵۰، حدیث:۵۹)

خیانت جس شے کے بارے میں بھی کی جائے بُری ہے اور بعض خیانتیں بعض کے مقابلے میں زیادہ بُری ہوتی ہیں۔ جو شخص روپے پیسے کے مُعاملے میں خیانت کرے وہ اس شخص کی طرح نہیں جو کسی کے اہل و عیال کے بارے میں خیانت اور کئی بڑے گناہوں کا اِرتِکاب کرے۔

خیانت کیا ہے

خیانت، امانت کی ضد ہے خفیۃً کسی کا حق مارنا خیانت کہلاتا ہے۔ خواہ اپنا حق مارے یا اللہ ورسول (عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا یا اسلام کا یا کسی بندہ کا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۸۲)

نماز میں طویل قیام کرنے کا ثواب

(۱)۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مدد گار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے پوچھا گیا کہ " کونسی نَماز سب سے افضل ہے؟" ارشاد فرمایا، "طویل قیام والی نماز۔"

(صحیح مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین، قصرھا، باب افضل الصلوۃ طول القنوت، رقم ۷۵۶، ص ۳۸۰)

(۲)۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن حُبشی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی

اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے پوچھا گیا کہ " کونسا عمل سب سے افضل ہے ؟" فرمایا، " طویل قیام۔" (سنن ابی داوٗد، کتاب التطوع، باب افتتاح صلاۃ اللیل برکعتین، رقم ۱۳۲۵، ج۲، ص ۵۳)

وضاحت

بعض روایات میں کثرت سے سجود کے فضائل بھی ذکر ہوئے ہیں بعض علماء کا کہنا ہے کہ دن کے وقت سجدے کثرت سے کرنا افضل ہیں جبکہ رات کے وقت طویل قیام کرنا افضل ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے طریقہ سے متعلق روایات میں آیا ہے۔ اس طرح دونوں طرح کی روایات میں تطبیق یعنی مطابقت بھی ہو جاتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سرکار ﷺ کا طویل قیام

حضرتِ سیدنا قابوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میرے والدِ محترم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ پوچھنے کیلئے بھیجا کہ " اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کس نماز کو پابندی کے ساتھ ادا کرنا پسند فرمایا کرتے تھے ؟" تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ " نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں ادا فرمایا کرتے اور ان میں طویل قیام فرمایا کرتے اور ان رکعتوں کے رکوع و سجود نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ ادا فرماتے۔ (جنت میں لے جانے والے اعمال ص ۱۳۰)

کون سی نماز افضل ہے ؟

حضرتِ سیدنا عمیر بن قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا، " یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کونسی نماز افضل ہے ؟" فرمایا، " جس میں

طویل قیام کیا جائے۔" اس نے پوچھا،"کونسا صدقہ افضل ہے ؟" فرمایا،" وہ جو کوئی تنگدست اپنی طاقت کے مطابق کرے۔" پھر اس نے عرض کیا،" کامل مؤمن کون ہے ؟ "فرمایا،" جو بہترین اخلاق والا ہو۔ (المعجم الکبیر، رقم ۱۰۳، ج۱۷، ص ۴۸)

حضرت سیدنا مسروق بن اجدع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا طویل قیام

حضرت سیدنا علقمہ بن مرثد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے، حضرت سیدنا مسروق بن اجدع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زوجہ محترمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا فرماتی ہیں:"حضرت سیدنا مسروق علیہ رحمۃ اللہ المعبود نماز میں طویل قیام کرتے جس کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پنڈلیاں سوج جاتیں۔جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز پڑھتے تو میں ان کے پیچھے بیٹھ جاتی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حالت دیکھ دیکھ کر مجھے بہت ترس آتا اور میں روتی رہتی۔ پھر جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رونے لگے۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے رونے کا سبب پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا:"میں کیوں نہ روؤں، اس وقت میں اپنے آپ کو اس حالت میں پاتا ہوں کہ موت میرے سامنے ہے، میرے ایک طرف جنت اور دوسری طرف جہنم ہے، اب معلوم نہیں کہ موت مجھے جہنم کی طرف دھکیلتی ہے یا جنت میں لے جاتی ہے۔

(عیون الحکایات جلد اول ص ۵۲)

گناہ یاد آگیا

حضرت سَیِّدُنا عطا رضي اللہ تعالي عنہ فرماتے ہیں کہ ہم چند لوگ ایک مرتبہ باہر نکلے۔ ہم میں بوڑھے بھی تھے اور نوجوان بھی جو فجر کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھتے تھے حتیٰ کہ طویل قیام کی وجہ سے ان کے پاؤں سوج گئے تھے اور آنکھیں اندر کو دھنس چکی تھیں

،ان کی جلد کا چمڑا ہڈیوں سے مل گیا تھا اور رگیں باریک تاروں کی مثل معلوم ہوتی تھیں۔ان کی حالت ایسی ہوگئی تھی کہ گویا ان کی جلد تربوز کا چھلکا ہو اور وہ قبروں سے نکل کر آرہے ہوں۔ہمارے درمیان یہ گفتگو چل رہی تھی کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اطاعت گزار لوگوں کو عزت بخشی اور نافرمان لوگوں کو ذلیل کیا، کہ اسی دوران ان میں سے ایک نوجوان بے ہوش ہو کر گر گیا اور اس کے دوست اسکے گرد بیٹھ کر رونے لگے۔سخت سردی کے باوجود اس کے ماتھے پر پسینہ آیا ہوا تھا۔پانی لا کر اس کے چہرے پر چھڑکا گیا تو اسے افاقہ ہوا۔جب اس سے ماجرا پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ "مجھے یہ یاد آگیا تھا کہ میں نے اس جگہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔" (احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء ج ۴، ص ۲۲۹)

مومن کی شان

اِلَّا الَّذِیۡنَ صَبَرُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ اَجۡرٌ کَبِیۡرٌ ﴿۱۱﴾

ترجمہ کنز الایمان: مگر جنہوں نے صبر کیا اور اچھے کام کیے ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نعمت چھن جانے پر صبر کرنا اور راحت ملنے پر شکر کرنا اور بہر صورت اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں مصروف رہنا مومن کی شان ہے، لیکن افسوس! قرآن میں جو طرزِ عمل کفار کا بیان کیا گیا ہے وہ آج مسلمانوں میں بھی نظر آ رہا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ان سے اپنی دی ہوئی نعمت واپس لے لیتا ہے تو یہ اس قدر اَفسُردہ اور مایوس ہو جاتے ہیں کہ ان کی زبانیں کفر تک بکنا شروع کر دیتی ہیں اور جب ان میں سے کسی پر آئی ہوئی مصیبت اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے تو وہ لوگوں پر فخر و غرور کا اِظہار شروع کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقلِ سلیم اور ہدایت عطا فرمائے، اٰمین۔

مصیبت پر صبر کرنے اور رضائے الٰہی پر راضی رہنے کے ۶ فضائل

موضوع کی مناسبت سے یہاں ہم مصیبت پر صبر و شکر کرنے اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے کے فضائل اور نعمت ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے کی برکات ذکر کرتے ہیں تاکہ ان سے مسلمانوں کو صبر و شکر کرنے کی ترغیب ملے اور وہ کفار کے طرزِ عمل سے بچنے کی کوشش کریں۔

(۱)۔۔۔۔۔حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ ”جو صبر کرنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق عطا فرما دے گا اور صبر سے بہتر اور وسعت والی عطا کسی پر نہیں کی گئی۔

(مسلم کتاب الزکا باب فصل التعفف والصبر ص ۵۲۴۔ حدیث ۱۲۴(۱۰۵۳)

(۲)۔۔۔۔۔حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ ”صبر نصف ایمان ہے اور یقین پورا ایمان ہے۔

(۳)۔۔۔۔۔حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ”مومن کے معاملے پر تعجب ہے کہ اس کا سارا معاملہ بھلائی پر مشتمل ہے اور یہ صرف اُسی مومن کے لئے ہے جسے خوشحالی حاصل ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے کیونکہ اس کے حق میں یہی بہتر ہے اور اگر تنگدستی پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔

(۴)۔۔۔۔۔حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ ”جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہر نہ کیا تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرما دے۔

(۵)۔۔۔۔۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سرورِ دو

عالَم ﷺ نے ارشاد فرمایا، ''مسلمان کو پہنچنے والا کوئی دکھ، تکلیف، غم، ملال، اَذِیَّت اور درد ایسا نہیں، خواہ اس کے پیر میں کانٹا ہی چبھے مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔

(۲)۔۔۔۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور انور ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے دن جب مصیبت زدہ لوگوں کو ثواب دیا جائے گا تو دنیا میں عافیت کے ساتھ رہنے والے تمنا کریں گے کہ ''کاش! ان کے جسموں کو قینچیوں سے کاٹ دیا جاتا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نعمتوں پر شکر کرنے کی توفیق اور عافیت عطا فرمائے اور اگر کوئی مصیبت آجائے تو اس پر صبر کرنے کی توفیق نصیب فرمائے، اٰمین۔

نعمت ملنے پر شکر کرنے کی برکات

نعمت ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی بہت برکتیں ہیں، ان میں سے دو برکتیں درج ذیل ہیں:

(۱) نعمت ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی صورت میں بندہ عذاب سے محفوظ رہتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

'' مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَ اٰمَنْتُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا''

ترجمہ: اور اگر تم شکر گزار بن جاؤ اور ایمان لاؤ تو اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اور اللہ قدر کرنے والا، جاننے والا ہے۔

(۲) نعمت کا شکر ادا کرنے پر اللہ تعالیٰ نعمتوں میں مزید اضافہ فرمادیتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

'' وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ وَلَىٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ

لَشَدِيْدٌ ''

ترجمہ: اور یاد کرو جب تمہارے رب نے اعلان فرمادیا کہ اگر تم میرا شکر ادا کروگے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا اور اگر تم ناشکری کروگے تو میرا عذاب سخت ہے۔

(صراط الجنان جلد ۴ ص ۴۰۵)

بقیہ واقعات حصہ سوم میں ملاحظہ فرمائیں

تنہائی میں کیا کرنا چاہیئے؟

جب بھی ہمیں تنہائی میسر آئی تو ہم نے اس تنہائی میں گناہ تو کیا۔ مگر کیا کبھی تنہائی میں اپنے رب کے حضور حاضر ہو کر معافی مانگی؟

مآخذ و مراجع

ش	نام کتاب	مؤلف / مصنف	مطبوعات
۱	قرآن مجید	کلام باری تعالی	مکتبۃ المدینہ
۲	کنزالایمان	امام احمد رضا خان	مکتبۃ المدینہ
۳	روح البیان	شیخ اسمٰعیل حقی	کوئٹہ
۴	صحیح بخاری	امام محمد بن اسمٰعیل بخاری	دار السلام ریاض
۵	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری	دار السلام ریاض
۶	الجامع الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی	دار السلام ریاض
۷	سنن نسائی	امام احمد بن شعیب نسائی	دار السلام ریاض
۸	سنن ابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث	دار السلام ریاض
۹	المؤطا	امام مالک بن انس	دار المعرفہ
۱۰	الطبقات الکبری	امام محمد بن سعد بن منیع ہاشمی بصری	دار الکتب العلمیہ
۱۱	کنز العمال	امام علی متقی بن حسام الدین ہندی	دار الکتب العلمیہ
۱۲	حلیۃ الاولیاء	امام ابو نعیم اصفہانی	دار الکتب العلمیہ
۱۳	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی	دار الکتب العلمیہ
۱۴	الترغیب والترہیب	امام زکی الدین عبد العظیم	دار الکتب العلمیہ
۱۵	المعجم الاوسط	امام سلیمان بن احمد طبرانی	دار احیاء التراث العربی
۱۶	المستدرک	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم	دار المعرفہ بیروت
۱۷	المسند امام احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل	دار الفکر بیروت
۱۸	مجمع الزوائد	امام نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی	دار الفکر بیروت
۱۹	المصنف لعبد الرزاق	امام عبد الرزاق	دار الکتب العلمیہ
۲۰	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	امام امیر علاء الدین علی بن بلبان	دار الکتب العلمیہ

۲۱	الفردوس	امام حافظ شیدویہ بن شہر دار	دار الکتب العلمیہ
۲۲	تاریخ بغداد	امام ابو بکر احمد بن علی الخطیب	دار الکتب العلمیہ
۲۳	حکایتیں اور نصیحتیں	شیخ شعیب حریفیش	مکتبۃ المدینہ
۲۴	آنسوؤں کا دریا	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی الجوزی	مکتبۃ المدینہ
۲۵	ملفوظات اعلی حضرت	امام احمد رضا خان بریلوی	مکتبۃ المدینہ
۲۶	عیون الحکایات	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی الجوزی	مکتبۃ المدینہ
۲۷	احیاء العلوم	امام غزالی	مکتبۃ المدینہ
۲۸	فیضان چہل حدیث	علمیہ دعوت اسلامی	مکتبۃ المدینہ
۲۹	ضیائے صدقات	علمیہ دعوت اسلامی	مکتبۃ المدینہ
۳۰	والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق	امام احمد رضا خان	مکتبۃ المدینہ
۳۱	آداب دین	امام غزالی	مکتبۃ المدینہ
۳۲	بیٹے کو نصیحت	امام غزالی	مکتبۃ المدینہ
۳۳	جہنم میں لے جانے والے اعمال	شہاب الدین احمد بن حجر مکی	مکتبۃ المدینہ
۳۴	ڈانسر نعت خواں بن گیا	علمیہ دعوت اسلامی	مکتبۃ المدینہ
۳۵	حدائق بخشش	امام احمد رضا خان	مکتبۃ المدینہ
۳۶	وسائل بخشش	علامہ الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ
۳۷	الکبائر	امام حافظ شمس الدین محمد بن احمد ذہبی	دار الکتب العلمیہ

مؤلف کی دیگر کتابیں

☆...شفیق المصباح شرح مراح الارواح اردو

☆...شفیقیہ شرح الاربعین النوویہ اردو

☆...شفیق النحو شرح خلاصة النحو

☆...دینی و دنیوی امور کی حکمتوں پر مشتمل کتاب بنام ایسا کیوں؟

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ اوّل عقائد کی حکمتیں

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ دوم پانچ نمازوں کی حکمت

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ سوم جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی حکمت

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ چہارم سری اور جہری نماز کی حکمت

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ پنجم وضوء کی حکمت

☆...ما فعل اللہ بك؟ حصہ اوّل

☆...ما فعل اللہ بك؟ حصہ دوم

☆...ما فعل اللہ بك؟ حصہ سوم

پیش کش: مکتبۃ السُنۃ (آگرہ)

فہرست

ش	عنوان	صفحہ
1	تقریظِ جلیل	3
2	درود شریف کی فضیلت	4
3	**واقعہ نمبر (۱۶) امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخش دیا گیا**	5
4	امامِ اعظم کا تقویٰ وخوفِ خدا	5
5	امامِ اعظم کے وصال کی علامت	6
6	وصالِ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	7
7	فقیہ چلا گیا	7
8	**واقعہ نمبر (۱۷) متّقی انسان کی موت در حقیقت حیاتِ جاوِدانی ہے**	9
9	لوگوں کی چار اقسام	10
10	باقی رہنے والی کو فنا ہونے والی پر ترجیح دو	11
11	سونا اور مٹی کا ٹھیکرا	11
12	حکیم لقمان رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحتیں	12
13	امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ و نصیحت	12
14	دُنیا کی چھ چیزیں اور اُن کی حقیقت	13
15	**واقعہ نمبر (۱۸) ولی کی برکت سے عذاب ٹل گیا**	14
16	نیک لوگوں کے ساتھ موت	14
17	نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کی ترغیب	15
18	صحبت نے کتنا بڑا مرتبہ عطا کیا	15

19	ولی اللہ کے قرب سے اژدہے گلاب کی شاخیں بن گئے	16
20	**واقعہ نمبر (۱۹) خواب میں اچھے خاتمہ کی بشارت**	17
21	حجاج بن یوسف ثقفی ظالم	19
22	حضرت سعید بن جبیر تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	19
23	**واقعہ نمبر (۲۰) ایک کلمے کے سبب بخشش**	23
24	کفن چور کی مغفرت	23
25	تمام شُرکائے جنازہ کی بخشش	24
26	قبر میں پہلا تحفہ	24
27	**واقعہ نمبر (۲۱) تین چیزوں کے سبب بخشش ہو گئی**	26
28	نیک لوگوں سے محبت محبتِ الٰہی کا باعث ہے	27
29	اللہ کے لئے محبت کرنے سے مراد	27
30	اللہ عزوجل کے لئے باہم محبت کرنے والوں کے متعلق (۱۰) احادیث کریمہ	28
31	قرآن میں شراب کی ممانعت	30
32	جنت میں داخلے سے محروم	32
33	حدیث میں شراب کی ممانعت	33
34	**واقعہ نمبر (۲۲) سفید بالوں کی وجہ سے جنت مل گئی**	36
35	اسلام میں بڑھاپا پانے والے کا ثواب	38
36	سفید بال اکھاڑنا منع ہے	40
37	سفید بالوں میں خضاب لگانا	40
38	**واقعہ نمبر (۲۳) جنت کے سبز حُلّے**	42

39	بعض بیان جادو ہوتے ہیں	47
40	وعظ و نصیحت کرنے والے کے آداب	47
41	وعظ و نصیحت سننے والے کے آداب	47
42	وعظ و بیان کی حقیقت	48
43	وعظ و بیان میں کن چیزوں کا خیال رکھا جائے؟	48
44	اللہ تعالی واعظین سے بروزِ قیامت مؤاخذہ فرمائے گا	51
45	رقت انگیز بیان کے سبب بد مذہبی کے جراثیم نکل گئے	51
46	**واقعہ نمبر (۲۴) بے ادبوں سے دوری میں عافیت**	53
47	خوبصورت آنکھیں	55
48	اللہ والوں کی گریہ وزاری	55
49	مغفرتوں بھرا اجتماع	57
50	مسجد آباد کرنے کے تین فضائل	57
51	سچ کا ثواب	58
52	سچ کے بارے میں احادیثِ مبارکہ	60
53	امانت نہ ادا کرنے کا وبال	62
54	امانت دار چرواہے کی حکیمانہ باتیں	63
55	خِیانت کے متعلق تین فرامین باری تعالیٰ	65
56	خِیانت کے متعلق دو فرامین مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	65
57	خیانت کیا ہے؟	66
58	نماز میں طویل قیام کرنے کا ثواب	66

59	وضاحت	67
60	سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا طویل قیام	67
61	کونسی نماز افضل ہے؟	67
62	حضرت سیدنا مسروق بن اجدع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا طویل قیام	68
63	گناہ یاد آگیا	68
64	مومن کی شان	69
65	مصیبت پر صبر کرنے اور رضائے الٰہی پر راضی رہنے کے ۶ فضائل	70
66	نعمت ملنے پر شکر کرنے کی برکات	71
67	مآخذ و مراجع	73
68	مؤلف کی دیگر کتابیں	75
69	فہرست	76
70	یادداشت	80

عن أبي زهير يحيى بن عطارد بن مصعب ، عن أبيه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : « ما أعطي أحد أربعة فمنع أربعة ، ما أعطي أحد الشكر فمنع الزيادة ، لأن الله تعالى يقول { لئن شكرتم لأزيدنكم } وما أعطي أحد الدعاء فمنع الإجابة ، لأن الله يقول { ادعوني أستجب لكم } [غافر : 29] وما أعطي أحد الاستغفار فمنع المغفرة؛ لأن الله يقول { استغفروا ربكم إنه كان غفاراً } [نوح : 10] وما أعطي أحد التوبة فمنع التقبل؛ لأن الله يقول { وهو الذي يقبل التوبة عن عباده } [الشورى : 25]